سب کے لیے تعلیمی مہم پروگرام

سب پڑھیں۔ سب بڑھیں

مفت تقسیم

درجہ ۔ 3

گلشنِ اردو

حصّہ ۔ 3

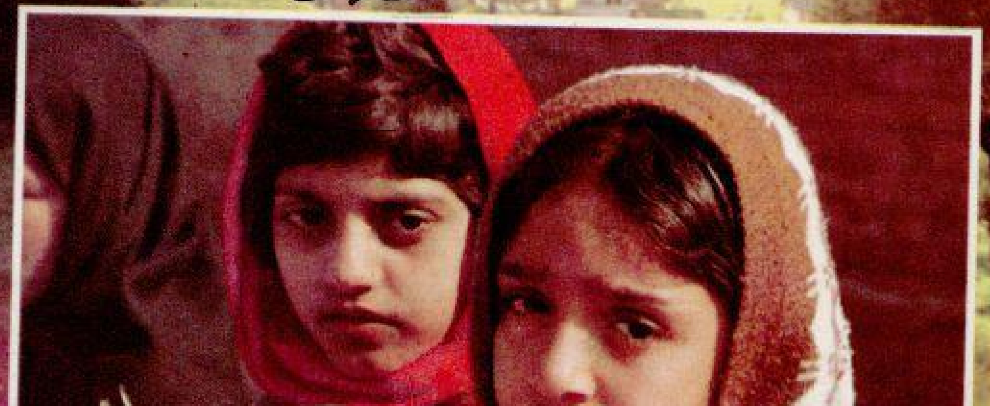

سب کے لیے تعلیمی مہم پروگرام کے تحت اسکولی بچّوں کے لیے درسی کتابیں برائے مفت تقسیم شائع کی گئیں۔ اس کتاب کی خرید وفروخت قانوناً جرم ہے۔

بہار معیاری تعلیمی مہم (بہار ایجوکیشن پروجیکٹ کونسل) کی
جانب سے چلائی جارہی بیداری مہم
"سمجھیں ـ سیکھیں"
معیاری تعلیمی مہم کے بیس رہنما اصول

1. اسکولوں کا وقت سے کھلنا اور بند ہونا۔
2. وقت پر تعلیمی سیشن کا انعقاد۔
3. ہر ایک بچہ اور استاد کی اسکول کے وقت میں، اسکول میں موجودگی۔
4. ہر ایک بچہ اور ہر ایک استاد سیکھنے۔سکھانے کے عمل میں غرق ہو۔
5. اساتذہ کو بچوں کے تعلیمی معیار کی واقفیت اور اس کے تئیں مستعدی۔
6. مسلسل اور گہرائی کے ساتھ صلاحیتوں کی جانچ۔
7. درجہ۔1 کے لئے خاص طور پر کل وقتی اساتذہ۔
8. اسکول کے سبھی درجات میں بلیک بورڈ کا مکمل طور سے استعمال۔
9. سبھی درجات میں روزانہ کے تعلیمی ٹائم ٹیبل کی دستیابی اور اس کا استعمال۔
10. آخری گھنٹی میں کھیل کود، آرٹ اور ثقافتی سرگرمیاں۔
11. اسکول میں دستیاب کرائی گئیں کہانی کی کتابیں اور کھیل کود کے سامانوں کا استعمال۔
12. Menu کے مطابق دوپہر کے کھانے (Mid-day meal) کی پابندی کے ساتھ روزانہ تقسیم۔
13. فعال بچوں کا پارلیامنٹ اور مینا منچ۔
14. صاف ستھرے بچے اور صاف ستھرا اسکول۔
15. دستیاب پینے کے پانی کا انتظام اور بیت الخلاء کا استعمال۔
16. اسکول کے احاطے میں باغبانی۔
17. اسکولوں میں دستیاب کرائے گئے گرانٹ کا استعمال۔
18. سبھی بچوں کے پاس اپنے اپنے درجہ کی درسی کتابوں کی دستیابی۔
19. اسکول کی انتظامیہ کمیٹی کی پابندی سے ہونے والی میٹنگ میں تعلیم کے معیار (Quality) پر چرچا۔
20. اسکول میں ہر ایک درجہ کے اساتذہ اور گارجین کے ساتھ تبادلۂ خیال۔

گلشنِ اردو

3

برائے درجہ سوم

सत्यमेव जयते

(تیار کردہ : صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت (SCERT) بہار، پٹنہ)

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ، پٹنہ

ڈائرکٹر (پرائمری ایجوکیشن)، محکمہ تعلیم، حکومت بہار سے منظور

صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت (SCERT) بہار، پٹنہ کے تعاون سے پورے صوبہ بہار کے لئے

سب کے لئے تعلیمی مہم پروگرام (S.S.A) کے تحت

اسکولی بچوں کے لئے درسی کتابیں برائے

مفت تقسیم

شائع کی گئیں۔ کتاب کی خرید وفروخت قانوناً جرم ہے۔

© بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، لمیٹڈ، پٹنہ

S.S.A. : 2015-16 - 3,07,712

—:شائع کردہ:—

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، لمیٹڈ

پاٹھیہ پستک بھون، بدھ مارگ، پٹنہ۔ 800001

مطبوعہ: Rakesh Printing Press, Patna-4 (ٹکسٹ کے لئے 70G.S.M کا H.P.C سفید واٹر مارک Creamwove کاغذ استعمال میں لایا گیا اور سرورق کے لئے G.S.M 130 واٹر مارک H.P.C کا سفید کاغذ استعمال میں لایا گیا)۔ Size:A4 (20.5 x 27.9 cm)

پیش لفظ

محکمہ تعلیم، حکومت بہار کے فیصلے کے مطابق، اپریل 2009ء سے پہلے مرحلہ میں ریاست کے درجہ IX کے طلباء و طالبات کے لئے نئے نصاب کو نافذ کیا گیا۔ اسی کے تحت تعلیمی سال 11-2010 کے لئے درجہ I، III، VI اور X کی تمام لسانی اور غیر لسانی درسی کتابوں کا نصاب نافذ کیا گیا۔

اس نئے نصاب کے تحت قومی کونسل برائے تعلیمی تحقیق و تربیت (NCERT)، نئی دہلی کے ذریعہ تیار کردہ درجہ X کے حساب (ریاضی) اور سائنس نیز صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق و تربیت (SCERT)، بہار، پٹنہ کے ذریعہ تیار کردہ درجہ I، III، VI اور X کی تمام درسی کتابیں بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ کی جانب سے سرورق کی ڈیزائننگ کر کے شائع کی گئیں۔ اس سلسلے کی کڑی کو آگے بڑھاتے ہوئے تعلیمی سال 2012-2011 کے لئے درجہ II، IV اور VII کی نئی درسی کتابیں صوبے کے طلباء و طالبات کے لئے فراہم کی گئیں اور تعلیمی سال 13-2012 کے لئے درجہ V اور VIII کی نئی کتابیں دستیاب کرائی گئیں۔ ساتھ ہی ساتھ درجہ II، IV اور VII کی کتابوں کا نیا ترمیم و اضافہ شدہ ایڈیشن بھی اسی سال ایس سی ای آر ٹی، بہار، پٹنہ کے تعاون سے شائع کیا گیا!

ریاست بہار میں معیاری اسکولی تعلیم کے لئے معزز وزیر اعلیٰ، بہار جناب جیتن رام مانجھی، وزیر تعلیم جناب برشن پٹیل اور محکمہ تعلیم کے پرنسپل سکریٹری، جناب آر۔ کے۔ مہاجن کی رہنمائی کے تئیں ہم تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

این سی ای آر ٹی، نئی دہلی اور ایس سی ای آر ٹی، بہار، پٹنہ کے ڈائرکٹر صاحبان کے بھی ممنون ہیں، جن کا بیش قیمت تعاون ہمیں ملا۔

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ طلباء، سرپرستوں، معلموں نیز ماہرین تعلیم کے تبصروں اور مشوروں کا ہمیشہ خیر مقدم کرے گا، تا کہ ریاست کو ملک کے تعلیمی شعبہ میں بلند مقام حاصل ہو سکے۔

دلیپ کمار I.T.S.

مینجنگ ڈائرکٹر

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، لمیٹڈ

اپنی بات

اردو طلبا کے مفاد میں درسی کتاب میں وقتاً فوقتاً بدلتے ہوئے حالات کے تناظر میں ترمیم و اضافہ اور نئی کتابوں کی تیاری تعلیمی نقطۂ نظر سے ایک مفید عمل ہے۔ SCERT کو جب سے درسی کتابوں کی تیاری کی ذمہ داری ملی ہے تب سے SCERT اس تعلیمی ذمہ داری کی تکمیل میں مسلسل مصروف ہے۔ خصوصاً BCF 2006 کی پالیسی کی روشنی میں NCERT کے NCF 2005 کی پالیسی سے مطابقت پیدا کرتے ہوئے اور پورے ملک کی درسی کتابوں میں یکسانیت لانے کے لیے CBSE کے طرز پر کئی سالوں سے SCERT درسی کتابیں تیار کر رہی ہے۔

اسی پس منظر میں تیسری جماعت کے لیے تیار کی گئی اردو کی نئی درسی کتاب پیش خدمت ہے۔ اس کتاب کی تیاری میں بہار کے ماہرین تعلیمات اور تجربہ کار اردو اساتذہ کی آرا اور مشوروں سے استفادہ کیا گیا ہے اور تین ماہ کے مختصر مدت میں ہر پہلو سے بحث و مباحثہ اور تبادلۂ خیال کے بعد مسودے کو آخری شکل دی گئی ہے۔

کتاب کی تیاری میں اس بات پر خصوصی توجہ دی گئی ہے کہ تیسری جماعت کے طلبہ کے ذہنی معیار کو ملحوظ رکھتے ہوئے متن میں ایسے اسباق شامل کیے جائیں جو طلبا کے لیے زبان اور موضوع دونوں لحاظ سے مفید اور کارآمد ہو۔ متن کے انتخاب میں بچوں کی عمر، ان کی ضرورت، ذوق، دلچسپی اور نفسیات کا پورا پورا خیال رکھا گیا ہے تاکہ وہ اپنے ذوق تجسس کو زیادہ سے زیادہ کام میں لائیں اور طلبہ و اساتذہ دونوں کو ہی درس و تدریس کے دوران جدت اور تازگی کا احساس ہو، اور طلبہ کے ذہن میں اردو زبان دانی کا فطری ذوق پیدا ہو۔

بچوں کی دلچسپی کے لیے کہانیاں نصاب کا لازمی حصہ ہوتی ہیں۔ اس کتاب میں کہانیوں کے انتخاب میں بھی بچوں کی فطری ذوق کے پیش نظر آسان زبان میں کئی سبق آموز کہانیاں شامل کی گئی ہیں۔ زباندانی کے ساتھ بچوں کے عام معلومات میں اضافے کی غرض سے چند معلوماتی مضامین بھی شامل کتاب کیے گئے ہیں۔

ساتھ ہی اردو شاعری سے بچوں میں دلچسپی پیدا کرنے کے لیے آسان زبان اور چھوٹی بحروں میں حمد، نظم اور غزل پیش کیے گئے ہیں تاکہ اردو طلبہ کو اسی عمر سے شعر خوانی اور اس سے دلچسپی اور ذوق پیدا ہو۔

ہر سبق کے آخر میں معقول تعداد میں مشقی سوالات بھی فراہم کرائے گئے ہیں جو زبان دانی، املا نویسی، تحریر اور سبق کے مواد کو سمجھنے اور یاد رکھنے میں معاون ثابت ہوں گی۔ اس کتاب کو جس انداز میں ترتیب دیا گیا ہے اس کی روشنی میں ہمارے اردو اساتذہ کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں کہ مشقی سوالات کو حل کرانے میں طلبہ کی مدد کریں اور دوران تدریس تلفظ، ہجے اور نئے الفاظ کے سکھانے پر خصوصی توجہ دیں۔ کلاس کے اندر پہلے خود ہی سبق کو بلند خوانی کے ذریعہ طلبہ کو سنائیں پھر انھیں باآواز پڑھنے کی مشق کرائیں۔ الفاظ کے تلفظ پر خاص دھیان دیں۔ کسی خاص سبق کو پڑھاتے ہوئے متن سے متعلق طلبہ کو اضافی معلومات بھی فراہم کرائیں۔

سبق آموز کہانیوں میں جو اخلاقی پہلو ہو اسے بچوں کو تفصیل سے بتائیں۔ اپنی طرف سے نئے سوالات پیدا کر کے بچوں سے اسے حل کرائیں۔ الفاظ کے معانی کے ساتھ مترادف اور اضداد کے مفہوم کو بھی جا بجا بتاتے چلیں۔ دس بارہ جملوں کے چھوٹے چھوٹے مضامین لکھنے کی بچوں سے مشق کرائیں۔ مشکل الفاظ کے معانی جاننے کے لیے بچوں کو لغت دیکھنے کا طریقہ سکھائیں، استاد کلاس میں اپنے آپ کو اس طرح پیش کریں کہ بچے ان کے اندازِ گفتگو اور طرزِ تدریس سے نہ صرف یہ کہ متاثر ہوں بلکہ آدابِ گفتگو سے بھی واقف ہو جائیں۔

کتاب کی تیاری میں جن اساتذہ و دانشور حضرات نے شب و روز کی عرق ریزی سے کام لیا ہے اور ہم بجا طور پر ان حضرات کے شکر گزار ہیں۔ اس کتاب کو امکانی حد تک خوب سے خوب تر اور زیادہ سے زیادہ کارآمد بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ کتابوں کی تیاری ایک طویل مدتی تعلیمی مقصد ہے۔ اگر ہمارے عزیز طلبہ اور اساتذہ نے ان مقاصد کو سمجھ لیا تو یہ ہمارے لیے بڑی کامیابی ہوگی۔

حسن وارث
ڈائرکٹر
ایس۔سی۔ای۔آر۔ٹی۔ بہار، پٹنہ

زیر سرپرستی

◎ جناب راہل سنگھ:
اسٹیٹ پروجیکٹ ڈائرکٹر، بہار

◎ جناب حسن وارث
ڈائرکٹر، ایس.سی.ای.آر.ٹی.، بہار

◎ ڈاکٹر قاسم خورشید، صدر، لینگویج،
ایس.سی.ای.آر.ٹی.، بہار

◎ ڈاکٹر سید عبدالمعین، صدر، ٹیچرس
ایجوکیشن، ایس.سی.ای.آر.ٹی.، بہار

مرتبین

محمد فضل وارث، استاد، اردو پرائمری اسکول، جوڑا مسجد، مانپور، گیا

محمد شعیب الدین، استاد، پرائمری اسکول، منہونا، فتح پور، گیا

محفوظ احمد، استاد، مڈل اسکول، دامودر پور، کانٹی، مظفر پور

محمد ارشد رضا، پرائمری اسکول، پچاسا، رہوئی، نالندہ

تنقیح وترتیب:

ڈاکٹر نسیم احمد نسیم، جی ایم کالج، بتیا

جنید، استاد اردو پرائمری اسکول، ٹولہ پرویز خان، نگرہ (سارن)

بلند اختر، استاد اردو مڈل اسکول ڈکی بیگھہ ڈیہری، رہتاس

پروگرام کنوینر

محمد امتیاز عالم، لکچرر، ایس.سی.ای.آر.ٹی. بہار، پٹنہ

تجزیہ کار

ڈاکٹر اسرائیل رضا، سابق ہیڈ آف ڈپارٹمنٹ اردو، پٹنہ یونیورسٹی، پٹنہ

محمد افتخار اکبر، استاد، آر.جے. ہائی اسکول، کیوٹی، دربھنگہ

نمبر شمار	عنوانات		صفحہ نمبر
۱	حمد	نظم	1-3
۲	نیم	نثر	4-8
۳	کوئل	نظم	9-11
۴	عید	نثر	12-16
۵	میٹھی سارنگی	نثر	17-22
۶	جگنو	نظم	23-27
۷	تندرستی اور غذا	نثر	28-32
۸	گنا	نثر	33-36
۹	بچوں کا گیت	نظم	37-41
۱۰	ٹپ ٹپوا	نثر	42-45
۱۱	بھائی بھلکڑ	نظم	46-50
۱۲	بری صحبت	نثر	51-55
۱۳	ابو جان جب بچے تھے	نثر	56-59
۱۴	گاجر کی شادی	نظم	60-62
۱۵	مولانا مظہر الحق	نثر	63-67
۱۶	چوہے کی مزدوری	نثر	68-71
۱۷	کمپیوٹر	نثر	72-75
۱۸	اٹھ باندھ کمر کیوں ڈرتا ہے	نثر	76-79

حمد

اے دو جہاں کے والی! اے گلشنوں کے مالی!
ہر چیز سے ہے ظاہر حکمت تری نرالی
تیرے ہی فیض سے ہے سرسبز ڈالی ڈالی
پتّوں میں تیری رنگت پھولوں میں تیری لالی

سارا ہے کام تیرا
پیارا ہے نام تیرا

تو نے ہمیں بنایا اور سوچنا سکھایا
ہر شے میں ہم نے دیکھا تیرے کرم کا سایہ
جس جا بھی ہم نے ڈھونڈا تیرا نشان پایا
خالق ہے تو خدایا! مالک ہے تو خدایا!

ہر اک غلام تیرا
پیارا ہے نام تیرا

حفیظ جالندھری

1. پڑھئے اور سمجھئے:

(i) حمد .... اللہ کی تعریف

(ii) والی .... مالک

(iii) فیض .... بخشش

(iv) سرسبز .... ہرا بھرا

(v) شئے .... چیز

2. سوچئے اور جواب دیجئے:

(i) دونوں جہاں کا مالک کون ہے؟

(ii) اس نظم میں اللہ کے کون کون سے صفات کا ذکر ہے لکھئے

(iii) اس نظم میں اللہ کے کون کون سے احسانات بیان کئے گئے ہیں، لکھئے

3. نیچے دیئے گئے اشعار مکمل کیجئے:

تیرے ہی............سے ہے
سرسبز............ڈالی

تو نے ہمیں............اور............سکھایا
ہر............میں ہم نے دیکھا تیرے............کا سایہ

ہر ایک............تیرا
پیارا ہے............تیرا

4. نظم "حمد" کے جو اشعار آپ پسند کرتے ہیں خوش خط لکھئے:

....

....

....

5. نظم 'حمد' کو زبانی یاد کیجئے اور اپنے درجہ میں سنایئے:

برائے مطالعہ

پیاری باتیں

ہمارے نبیؐ رحمتِ دو جہاں ہیں　　زمانہ میں سب کے لئے مہرباں ہیں
عرب کے وہ اک شہر مکہ میں آئے　　ہدایت کو عالم کی تشریف لائے
بتاتے رہے رب کا فرمان سب کو　　سناتے رہے حکمِ قرآن سب کو
محبت اُخوت کا پیغام دے کر　　مسلمان بنایا ہے اسلام دے کر
جو گمراہ تھے ان کو رستہ دکھایا　　خدا کی محبت کا نسخہ بتایا
رہو مل کے دنیا میں ہر شخص باہم　　رہو سیدھے رستہ پر ہر وقت قائم
نمازیں پڑھو رات دن پنج گانہ　　نہ چھوڑو اسے لاکھ روکے زمانہ
خدا کی عبادت جو کرتے رہو گے　　جہاں جاؤ گے خوب راحت کرو گے

سبق: ۲

نیم

بچو! تم نے نیم کا درخت ضرور دیکھا ہوگا۔ یہ ہر جگہ آسانی سے لگایا جا سکتا ہے، اس لیے یہ گاؤں، شہر، کھیت، گھر سبھی جگہوں پر دکھائی دیتا ہے۔ کیا تم نے کبھی سوچا ہے کہ اسے نیم کیوں کہتے ہیں؟ یہ اس کا اصلی نام نہیں ہے۔ اس کا اصلی نام 'نیمب' ہے۔ 'نیمب' کا مطلب ہے بیماریوں کو دور کرنے والا۔

اس درخت کا ہر ایک حصہ کسی نہ کسی بیماری میں کام آتا ہے۔ 'نیمب' کا استعمال ہوتے ہوتے اس کا نام نیم ہو گیا۔

نیم کے درخت پر ایسی گھنی پتیاں ہوتی ہیں کہ سورج کی کرنیں ان سے گزر کر زمین تک نہیں پہنچ پاتیں۔ اس کے نیچے ہمیشہ سایہ رہتا ہے۔ لوگ نیم کے سائے میں بیٹھتے ہیں۔ بچے اس کے سائے میں کھیلتے ہیں۔ جانور بھی اس کے نیچے بیٹھ کر آرام کرتے ہیں۔

نیم کی پتیاں بہت کام آتی ہیں۔ لوگ گرم کپڑوں کے صندوق میں نیم کی سوکھی پتیاں رکھتے ہیں۔ کیا تم جانتے ہو، ایسا کیوں کرتے ہیں؟ نیم کی پتیوں سے گرم کپڑوں میں کیڑے نہیں لگتے، کتابوں کی الماری میں نیم کی پتیاں رکھنے سے دیمک نہیں لگتی۔ نیم کی پتیاں کسان کے اناج کی بھی حفاظت کرتی ہیں۔ سوکھی پتیوں کو جلایا جائے تو ان کے دھوئیں سے مچھر بھاگ جاتے ہیں۔ نیم کی ہری پتیوں کو

پانی میں ڈال کر پکایا جائے اور پھر اس پانی سے نہایا جائے تو خارش کی بیماری دور ہو جاتی ہے۔

نیم کے درخت پر پھول اور پھل بھی لگتے ہیں۔ اس کے پھل کو 'نبولی' یا 'نمکولی' کہتے ہیں۔ یہ بھی بڑے کام کی چیز ہے۔ اس کو کھانے سے پیٹ کی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ یہ کچھ میٹھی، کچھ کسیلی ہوتی ہے۔ اس کی گٹھلی سے تیل بھی نکالا جاتا ہے، جو بہت سے کاموں میں استعمال ہوتا ہے۔ نیم کا تیل اور اس سے بنا صابن پھوڑے پھنسیوں کو ٹھیک کرتا ہے۔

نیم کے درخت کی چھال بھی بڑے کام کی چیز ہے۔ اس کی چھال پیس کر لگانے سے پُھنسیاں ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ نیم کی ٹہنی سے مسواک کا کام بھی لیا جاتا ہے۔ یہ ٹہنی کڑوی تو ضرور ہوتی ہے، مگر دانتوں کو صاف اور صحت مند رکھنے میں بہت مفید ہے۔

بخار میں نیم کے درخت کی جڑ کو پانی میں اُبال کر پلانے سے بخار جاتا رہتا ہے۔

پڑھیے اور سمجھیے۔

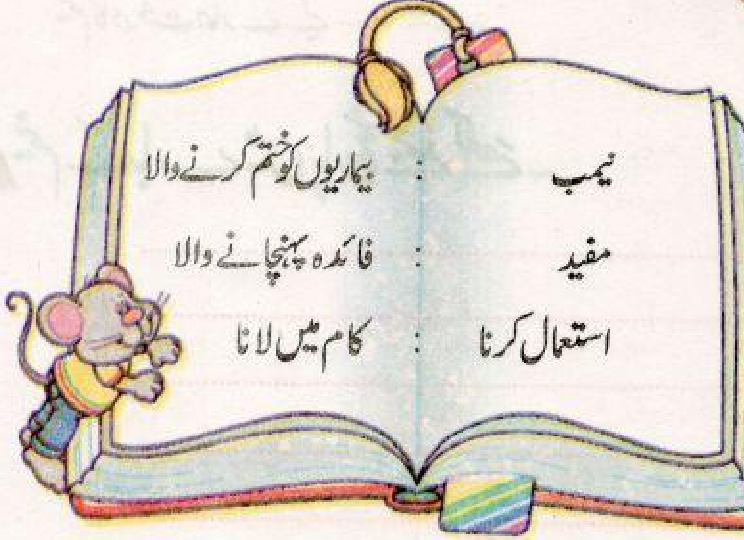

نیم	:	بیماریوں کو ختم کرنے والا
مفید	:	فائدہ پہنچانے والا
استعمال کرنا	:	کام میں لانا

مشق

سوچیے اور جواب دیجیے:

نیم کا اصلی نام کیا ہے؟

نیم کی پتیوں کے کیا کیا فائدے ہیں؟

کتابوں کی الماریوں میں نیم کی پتیاں کیوں رکھی جاتی ہیں؟

نیم کے پھل کو کیا کہتے ہیں؟

نیچے لکھے ہوئے جملوں کو اس کے سامنے لکھے گئے صحیح لفظوں سے مکمل کیجیے:

.... کا مطلب ہے بیماریوں کو دور کرنے والا۔ (نیمب/آم)

کتابوں کی الماری میں نیم کی پتیاں رکھنے سے .... نہیں لگتی۔ (چیونٹی/دیمک)

نیم کی نمکولی کچھ .... کچھ کسیلی ہوتی ہے۔ (میٹھی/کڑوی)

نیم کا درخت ہمارے لیے .... ہے۔ (مفید/نقصان دہ)

نیم کے بارے میں پانچ جملے لکھیے۔

....

....

....

....

....

S.S.A. 2015-16(FREE)

نیچے دیئے گئے باکس میں صحیح لفظ کے سامنے (✓)
اور غلط لفظ کے سامنے (×) کا نشان لگایئے۔

سندوق	(×)	صندوق	(✓)
جِستا	( )	حصہ	( )
کسیلی	( )	قصیلی	( )
خارش	( )	کھارش	( )
مصواق	( )	مسواک	( )
مطلب	( )	متلب	( )

درج ذیل الفاظ سے جملے بنایئے:

بخار ....

ٹہنی ....

درخت ....

جانور ....

الماری ....

مشہور مثل ''جہاں ہو نیم وہاں کیا کرے حکیم'' سے کیا سمجھتے ہیں؟ مطلب بیان کیجیے:

آپ اپنے دانتوں کی صفائی کے لیے کیا کیا کرتے ہیں، پانچ جملے لکھیے۔

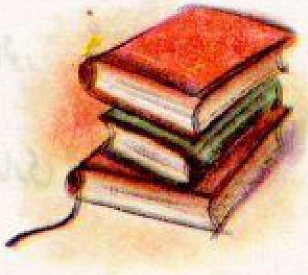

سبق : ۳

کوئل

تیری رنگت کالی کالی
تیری صورت بھولی بھالی
اُڑنے والی ڈالی ڈالی

بَن میں شور مچانے والی
کوئل! تیری کوک نرالی

باغ میں تیری رَٹ کوُ کوُ کی
دیتی ہے اِک لطف عجب ہی
سنتا ہے جب کوک کو تیری

خوش ہوتا ہے باغ کا مالی
کوئل! تیری کوُک نرالی

تجھ کو آموں سے رَغبت ہے
آم کے باغوں سے اُلفت ہے
کوُ کوُ کرنے کی عادت ہے

کوک سے دل تڑپانے والی
کوئل! تیری کوک نرالی

حفیظ الدین شوقؔی

پڑھیے اور سمجھیے:

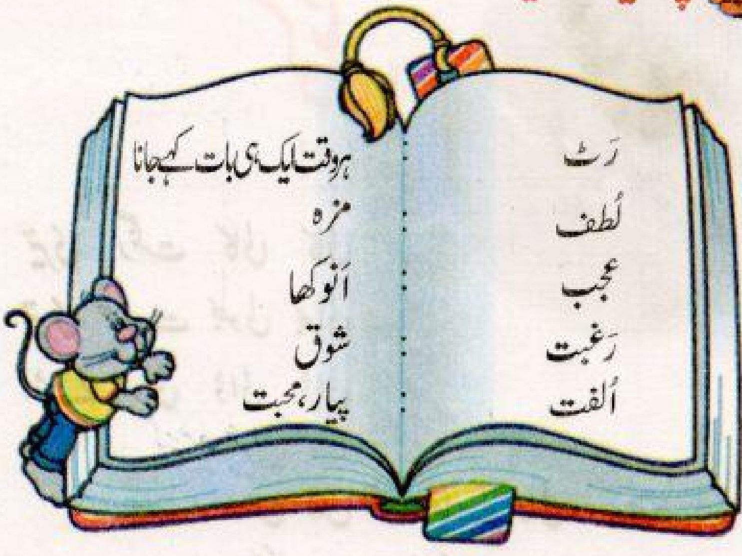

مشق

سوچیے اور جواب دیجیے:

۱- شاعر نے پہلے بند میں کوئل کی جن تین چیزوں کو بیان کیا ہے، ان کو ایک ایک لفظ میں جواب دیجیے۔

۲- باغ کا مالی کس بات پر خوش ہوتا ہے؟ ایک مصرع میں جواب دیجیے۔

۳- اس نظم میں شاعر نے ایک ہی مصرع کو تین بار دُہرایا ہے، وہ کون سا مصرع ہے؟ اس مصرع سے کوئل کی کون سی خوبی ظاہر ہوتی ہے؟ بیان کیجیے:

سمجھیے اور لکھیے:

۱- شاعر نے کوئل کی آواز کو کن دو لفظوں میں ظاہر کیا ہے؟ کاپی پر لکھیے۔

۲- کوئل کی آواز کو سب پسند کرتے ہیں، دوسرے کون سے پرندوں کی آواز پسند کی جاتی ہے، اُن کے نام لکھیے۔

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کو خاکے میں مناسب لفظ کے سامنے لکھیے :

کالی کالی	بھولی بھالی	ڈالی ڈالی
	رنگت	

نیچے دیئے گئے مصرعوں کو 'ے' لگا کر مکمل کیجئے:۔

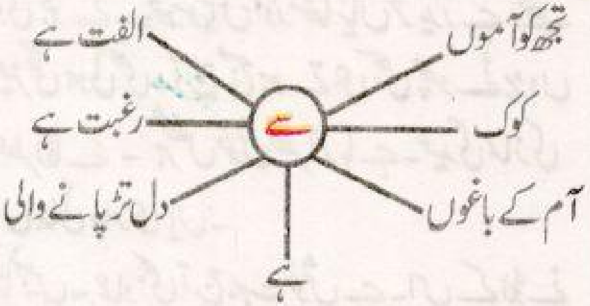

شاعر نے ایک ہی لفظ کو دو بار کہا ہے۔ جیسے 'کالی کالی'۔

آپ بھی اسی طرح کے الفاظ تلاش کیجیے اور اپنی کاپی میں لکھیے۔

اپنی یاد سے کچھ کالی چیزوں کے نام لکھیے۔

....

....

....

....

....

سبق : ۴

عید

آج عید کا تہوار ہے۔ ہر طرف خوشی ہی خوشی ہے۔ یہ تہوار بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ یہ تہوار رمضان کے مہینے بھر کے روزوں کے بعد آتا ہے۔ روزوں میں صبح سے شام تک لوگ نہ تو کچھ کھاتے ہیں اور نہ پیتے ہیں۔ آخری روزہ کے دن جب شام کو نیا چاند دکھائی دیتا ہے تو اگلے دن عید منائی جاتی ہے۔ اس عید کو 'عیدالفطر' کہتے ہیں۔ اسے 'میٹھی عید' بھی کہا جاتا ہے۔

کئی دن پہلے سے عید کی تیاریاں کی جا رہی تھیں۔ بازاروں میں بھی بڑی رونق تھی۔ کوئی کپڑے خرید رہا تھا، تو کوئی جوتے۔ کچھ سویاں اور مٹھائیاں خرید رہے تھے۔ چوڑیوں کی دُکانوں پر عورتوں کی بھیڑ لگی ہوئی تھی۔ آج صبح ہوتے ہی سبھی چھوٹے بڑوں نے نہا دھو کر نئے کپڑے پہنے اور عطر لگائے۔ ہر شخص خوش نظر آ رہا ہے۔ عید کی نماز کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ گھر گھر سویاں بنائی جا رہی ہیں۔

بچوں کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانا نہیں۔ عماد بھی آج بہت خوش ہے۔ اس کے ابّو نے اس کے لیے نیا کُرتا پاجامہ اور ٹوپی سلوائی ہے۔ نہا دھو کر عذرا نے بھی قمیض اور شلوار پہنی ہے۔ وہ گوٹے والا دوپٹہ اوڑھ کر بہت خوش ہے۔

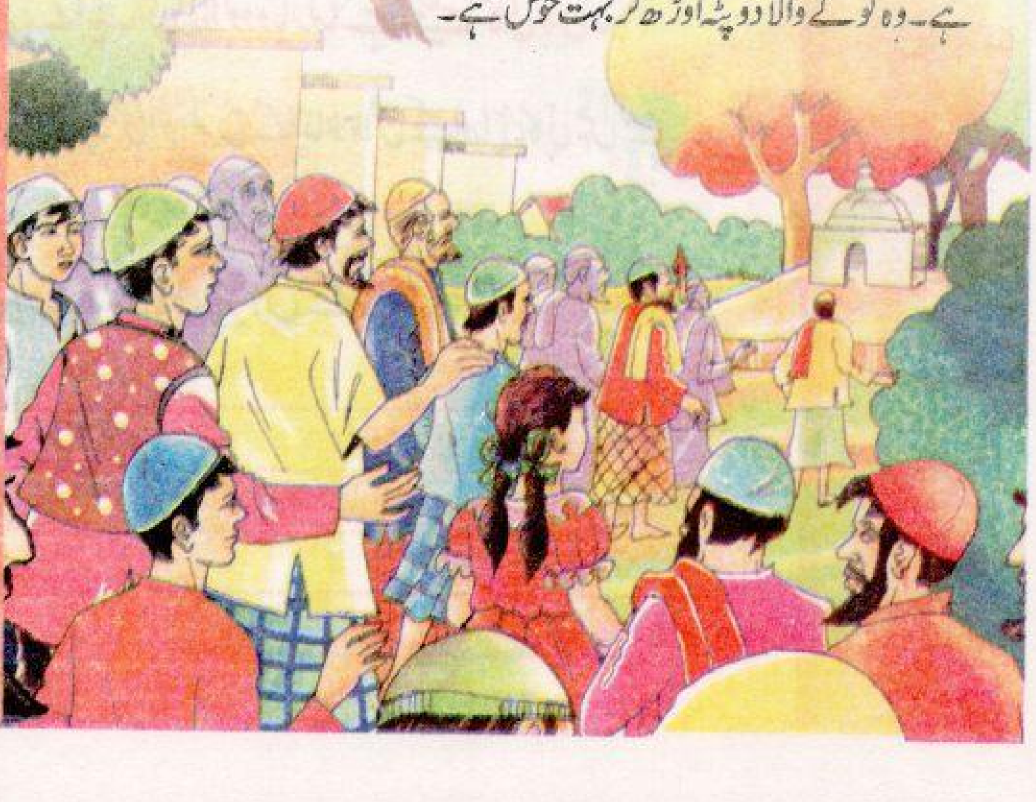

شہر سے لوگوں کی ٹولیاں عیدگاہ کی طرف چل پڑی ہیں۔ ساتھ میں بچے بھی ہیں۔ وہ ہنستے کھیلتے جا رہے ہیں۔

سب لوگ عیدگاہ پہنچ گئے ہیں۔ وہاں سبھوں نے صفوں میں کھڑے ہوکر نماز پڑھی۔ نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر خدا سے دعا مانگی۔ اس کے بعد سب ایک دوسرے سے گلے ملے اور عید کی مبارک باد دی۔

عیدگاہ کے باہر میلہ لگا ہوا ہے۔ مٹھائی اور کھلونوں کی دکانیں سجی ہوئی ہیں۔ ہنڈولے بھی لگے ہوئے ہیں، بچے جھولا جھول رہے ہیں۔ عماد کے ابّو نے مٹھائی خریدی۔ کھلونوں کی دُکان سے عماد نے اپنے لیے جہاز اور عذرا کے لیے ناچنے والا ریچھ خریدا۔

سب خوشی خوشی لوٹ کر گھر آئے۔ عماد کو دیکھتے ہی عذرا دوڑی آئی۔ عماد نے اُسے مٹھائی اور کھلونے دیئے۔ عذرا خوش ہوکر کمرے میں دوڑی دوڑی آئی۔

آج سب لوگ شوق سے سویاں کھاتے ہیں اور ایک دوسرے کو عید کی مبارک باد دیتے ہیں۔ عماد کے دوست موہن اور وسیم عید کی مبارکباد دینے عماد کے گھر آئے۔ عماد کی امی نے انھیں بھی سویاں اور مٹھائیاں کھلائی۔

پڑھیے اور سمجھیے:

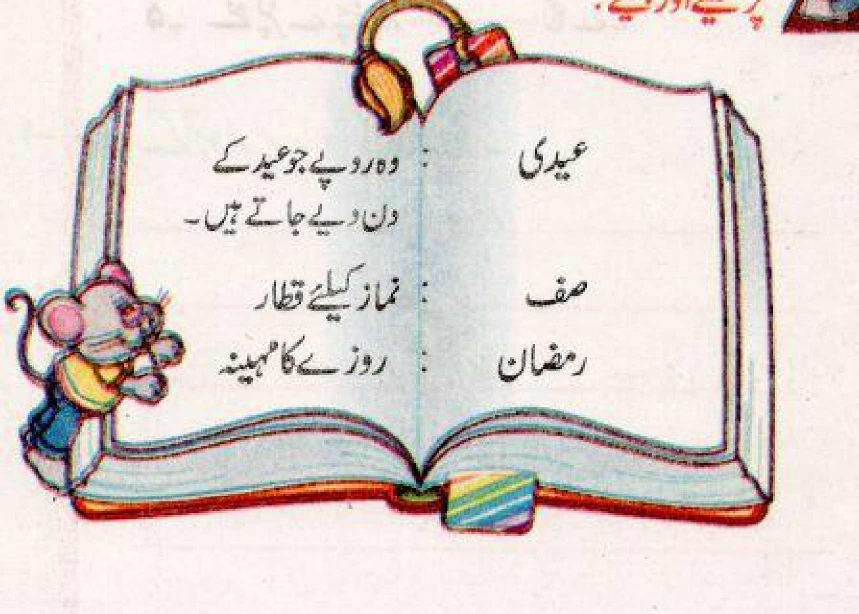

مشق

سوچیے اور جواب دیجیے:

۱- عید کا تہوار کب منایا جاتا ہے؟
۲- رمضان کے دِنوں میں مسلمان کیا کرتے ہیں؟
۳- عیدالفطر کو 'میٹھی عید' کیوں کہتے ہیں؟
۴- عید کی نماز پڑھنے کہاں جاتے ہیں؟
۵- عیدگاہ کے باہر کیا ہو رہا تھا؟

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کی مدد سے جملے مکمل کیجیے:

چوڑیوں   صف   عورتوں   عیدگاہ   رونق   عطر

۱- .... کی دُکانوں پر .... کی بھیڑ لگی ہوئی تھی۔
۲- عید کے دن لوگ .... میں نماز پڑھنے جاتے ہیں۔
۳- بازاروں میں بڑی .... تھی۔
۴- سب لوگوں نے .... بنا کر نماز پڑھی۔
۵- نئے کپڑے پہنے اور .... لگائے۔

۱- عید کے تہوار پر پانچ جملے لکھیے۔

....
....
....
....
....

۲- خوشخط لکھیے

رمضان	روزہ	نماز	عیدالفطر	سویاں
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....

نیچے لکھے الفاظ میں ''دار'' لگا کر لفظ بنایئے۔

مثال: دکان+دار=دکاندار

روزہ۔ ....

دم۔ ....

ہوا۔ ....

چمک۔ ....

واحد سے جمع بنایئے:

۱- سِوئی .... ۲- مٹھائی ....

۳- عورت .... ۴- چوڑی ....

۵- دُکان ....

عیدالفطر کے علاوہ اور کون سی عید ہوتی ہے؟۔

اپنی یاد سے پانچ تہواروں کے نام لکھیے۔

عید میں آپ کون کون سی میٹھی چیزیں پسند کرتے ہیں ان کے نام لکھیے۔

سبق : ۵

میٹھی سارنگی

ایک گاؤں میں ایک سارنگی والا آیا۔
وہ سارنگی بہت اچھی طرح بجانا جانتا تھا۔
ایک رات جب اس نے سارنگی بجانا شروع کیا تو گاؤں کے بہت سارے لوگ اکٹھے ہو گئے۔ سارنگی کی میٹھی آواز اور سارنگی والے کے بجانے کے فن سے لوگ دنگ رہ گئے۔سب لوگ کہنے لگے:

کیسی میٹھی سارنگی ہے۔

اَہا! کتنا مزہ آرہا ہے۔

وہیں پاس میں بیٹھا ہوا عاقب بھی لوگوں کی باتیں سن رہا تھا۔وہ اپنے دل ہی دل میں کہنے لگا کہ ان لوگوں کو سارنگی بہت میٹھی لگی۔لیکن میرا تو منہ میٹھا ہوا ہی نہیں۔

یہ سب جھوٹے ہیں۔

تھوڑی دیر بعد اس نے سوچا کہ شاید سارنگی والے کے پاس بیٹھنے سے منہ میٹھا ہو جائے۔اس لیے سارنگی والے کے پاس آکر بیٹھ گیا۔

رات کے دو بجے جب سارنگی والے نے گانا بجانا بند کر دیا، تب لوگوں نے سارنگی والے سے کہا: جناب! آپ کی سارنگی بہت میٹھی ہے۔ہم لوگوں کو بہت مزہ آیا۔ براہِ کرم دو چار روز یہیں ٹھہریے۔

یہ باتیں سن کر عاقب اندر ہی اندر جھنجھلایا اور سوچنے لگا کہ یہ لوگ جھوٹ تو نہیں بول سکتے۔ سارنگی میٹھی ضرور ہے مگر نہ جانے کیوں مجھے کوئی مزہ نہیں آیا؟۔

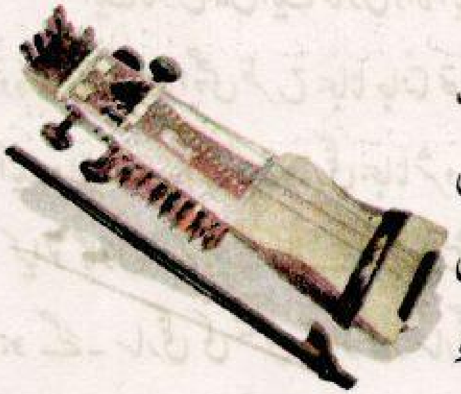

تب تک رات زیادہ ہو چکی تھی۔ لوگ اپنے گھروں کو نہیں لوٹ پائے اور وہیں چوپال میں سو گئے۔ سارنگی والے نے بھی سارنگی پر خول چڑھایا اور اس پر سر رکھ کر سو گیا۔ مگر عاقب کو چین کہاں تھا؟ جب سبھی لوگ سو گئے تو چپکے سے اٹھ کر اس نے سارنگی اٹھائی اور اوپر سے خول ہٹا کر اسے منہ سے لگایا اور چاٹنا شروع کر دیا۔ جب اُسے مٹھاس نہیں ملی تو اس نے سارنگی کو خوب ہلایا۔ اس کے سوراخ کو منہ پر لا کر اپنے منہ پر اُنڈیلا، مگر سارنگی سے ایک بوند بھی کچھ نہیں نکلا۔ وہ بہت جھنجھلایا اور غصہ میں آ کر اس سارنگی کو گاؤں سے باہر لے جا کر پھینک دیا اور لوگوں کی بیوقوفی پر ہنستا ہوا اپنی جگہ پر آ کر سو گیا۔

صبح ہونے پر جب سارنگی اپنی جگہ نہیں ملی تو سارنگی والا اور گاؤں کے لوگ بہت گھبرائے۔ لوگ کہنے لگے بہت میٹھی سارنگی تھی، پتہ نہیں کون لے گیا۔ عاقب کی نظر میں یہ بات جھوٹی تھی اس لیے وہ اسے برداشت نہیں کر سکا اور غصے میں آ کر بولا:

S.S.A. 2015-16(FREE)

''کیا خاک میٹھی تھی، میں نے اُسے اچھی طرح چاٹا مگر اس میں ذرا بھی مٹھاس نہیں ملی۔تم سب لوگ جھوٹے ہو اور سارنگی والا بابا کی خوشامد کر رہے ہو''۔

تب لوگوں نے سمجھا کہ سارنگی عاقب کے پاس ہی ہے۔لوگوں نے عاقب سے پوچھا، اچھا! بتاؤ سارنگی ہے کہاں؟ عاقب نے کہا: ''وہ تو گاؤں کے باہر پڑی ہوئی ہے''۔ یہ سنتے ہی لوگوں نے عاقب کی بے وقوفی پر سر پیٹ لیا۔

پڑھیے اور سمجھیے:

سارنگی	:	ایک قسم کا باجا
فن	:	کاریگری
چوپال	:	ایسا چبوترہ جہاں گاؤں کے لوگ بیٹھ کر صلاح ومشورہ کرتے ہیں

مشق

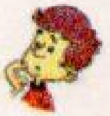

سوچیے اور جواب دیجیے:

ا۔ گاؤں والے کہتے تھے "کیسی میٹھی سارنگی ہے" اس کا مطلب کیا ہے؟

درج ذیل صحیح جملے پر (✓) اور غلط پر (✗) کا نشان لگائیے:

- سارنگی چکھنے پر میٹھی تھی۔ ( )
- سارنگی سے نکلنے والی آواز سننے میں اچھی لگتی تھی۔ ( )
- سارنگی کے آس پاس شہد کی مکھیاں رہتی تھیں۔ ( )

خالی جگہوں کو بھریئے۔

ا۔ کیسی ....سارنگی ہے۔

۲۔ ہم لوگوں کو بہت............ آیا۔

۳۔ تب تک............ زیادہ ہو چکی تھی۔

۴۔ وہ تو گاؤں کے............ پڑی ہوئی ہے۔

نیچے دیئے گئے لفظوں سے جملے بنائیے۔

فن ....

خول ....

مٹھاس ....

سوراخ ....

ایسے پانچ الفاظ لکھیے جن کے آخر میں 'ٹھی' ہو جیسے میٹھی۔

نیچے دیئے گئے باجے کے ناموں کو اس کی قسم کے خانے میں لکھیے:

سارنگی	ڈھولک	ایکتارہ	طبلہ	بانسری
شہنائی	ڈفلی	ستار	گِٹار	ہارمونیم

تار والے	تھاپ والے	دوسرے

کبھی کبھی ''ن'' کی آواز نون غنّہ کی طرح بھی ہوتی ہے۔

جیسے ''بانسری'' اسی طرح کے چند الفاظ اپنی یاد سے لکھیے۔

جگنو

ننھا جگنو پیارا پیارا
رات میں چمکے جیسے تارا
اونچا نیچا اُڑتا جائے
جگ مگ جگ مگ کرتا جائے

چھت پر پہنچا، گھر میں آیا
صحن میں چمکا، دَر میں آیا
لو! وہ دیکھو پیڑ پہ پہنچا
آہا! آہا! کیسا چمکا!

ننھا سا وہ پیارا پیارا
جیسے رات کا روشن تارا
آگ لگا دی باغ میں جا کر
نور کی افشاں چھڑکی گھر گھر

تالی کی آواز پہ آیا
پکڑا، پھر ٹوپی میں چھپایا
بیٹھ کے اس میں چمکا کیسا
تارا بن کر دَمکا کیسا

کیا ننھی سی جان ہے پیاری
سب سے انوکھی، سب سے نرالی

(وفاؔ فرخ آبادی)

پڑھیے اور سمجھیے:

جگ مگ	روشن، چمکتا ہوا
صحن	آنگن
دَر	دروازہ
نور	روشنی
افشاں	چھڑکنا باریک چمکدار چیز
دَمکنا	چمکنا

مشق

سوچیے اور جواب دیجیے:

۱- شاعر نے جگنو کو تارا جیسا کیوں کہا ہے؟

۲- جگنو جب اُڑتا ہے تو کیسا سماں پیدا ہوتا ہے؟

۳- جگنو اُڑ کر کہاں کہاں پہنچا؟

۴- بچے جگنو کو ٹوپی میں کیوں چھپاتے ہیں؟

نیچے دیے گئے مناسب لفظوں سے مصرعہ مکمل کیجیے:

ننھا رات روشن تالی افشاں

۱- نور کی..........چھڑکی گھر گھر

۲- ....میں چمکے جیسے تارا

۳- جیسے رات کا..........تارا

۴- ....کی آواز پہ آیا

۵- .... جگنو پیارا پیارا

نیچے دیئے گئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

رات : ....

در : ....

تارا : ....

نور : ....

آواز : ....

نیچے دیئے گئے لفظوں کے الٹے معنی والے لفظ لکھیے۔

رات ....

دن ....

اونچا ....

چھپایا ....

نور ....

"ج" کی مختلف شکلوں سے مثال دیکھ کر الفاظ بنایئے۔

مثال:	شروع میں	بیچ میں	اخر میں
	جان	بجنا	سراج
	....	....	....
	....	....	....
	....	....	....
	....	....	....
	....	....	....

چھپا ہوا خزانہ

ایک کسان تھا، اس کے چار بیٹے تھے۔ چاروں بیٹے بڑے سست تھے اور محنت کرنے سے جی چراتے تھے۔ کسان اکیلا کھیت پر جاتا اور سارا کام کرتا۔ جن کسان بوڑھا ہو گیا تو زیادہ محنت نہیں کر پاتا تھا، اس لیے کھیت سے آمدنی کم ہوگئی۔ گھر کا خرچ مشکل سے چلنے لگا، پھر بھی لڑکوں پر کوئی اثر نہ ہوا۔

ایک دن کسان نے اپنے چاروں بیٹوں کو بلایا اور کہا: ''دیکھو، میں تو بوڑھا ہو گیا ہوں، اب مجھ سے زیادہ محنت کا کام نہیں ہو پاتا ہے۔ دوسروں سے کھیت میں کام کرایا نہیں جا سکتا، کیوں کہ کھیت میں خزانہ گڑا ہوا ہے۔ میرے بعد تم اسے نکال لینا، تمہارے کام آئے گا''۔

بیٹوں نے کہا: آپ ہمیں وہ جگہ بتائیے، جہاں خزانہ چھپا ہوا ہے۔ ہم ابھی اسے کھود کر نکالیں گے''۔ لیکن کسان نے کہا: ''خزانے کی ایک نشانی ہے۔ تم زمین میں ہل چلا کر بیج ڈالو گے تو کچھ دنوں کے بعد پودے نکل آئیں گے اور جب فصل پک جائے گی تو خزانے کی نشانی دکھائی دے گی''۔

S.S.A. 2015-16(FREE)

اگلے دن چاروں لڑکے پھاوڑا، کدال لے کر کھیت پہنچ گئے اور زمین کھودنے لگے۔ شام ہوتے ہی کسان بھی کھیت پر پہنچ گیا۔ اس نے دیکھا کہ لڑکوں نے بہت محنت سے ہل چلایا ہے۔ بیٹوں سے کہا: ''اب تم اس میں بیج ڈالو''۔ لڑکوں نے ایسا ہی کیا۔ اب وہ کھیت کی نگرانی بھی کرنے لگے۔ کچھ دنوں کے بعد پودے نکل آئے۔ فصل پک گئی تو چاروں لڑکے کسان کے پاس گئے اور کہا: ''ابا! فصل تو تیار ہوگئی ہے، اب آپ نشانی دیکھ کر بتائیے کہ خزانہ کہاں ہے''؟ کسان ان کے ساتھ کھیت پر گیا، فصل کو دیکھ کر بہت خوش ہوا اور کہا ''میں نے نشانی دیکھ لی ہے اور تمھیں بھی بتادوں گا۔ پہلے تم فصل کاٹو اور بازار میں بیچ آؤ۔

انھوں نے ایسا ہی کیا۔ اناج کے بہت اچھے دام ملے۔ گھر پہنچ کر انھوں نے رقم باپ کے سامنے رکھی۔ کسان نے کہا: ''دیکھو! یہی وہ خزانہ ہے، جو زمین میں چھپا ہوا تھا، اپنی محنت سے تم اسے باہر لے آئے''۔ بیٹوں نے کہا: ابا! اب آپ گھر پر آرام سے رہیے ہم خوب محنت کریں گے تا کہ یہ خزانہ ہر سال ہم کو اسی طرح ملتا رہے''۔

سبق : ۷

تندرستی اور غذا

انسان کے لیے غذا بہت ضروری ہے۔ انسانی غذا کی خاص چیزیں گیہوں، چاول، چنا، سبزیاں، پھل، انڈا، دودھ گھی وغیرہ ہیں۔ تندرست رہنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان اچھی غذا کھائے۔ غذائیں طرح طرح کی ہوتی ہیں۔ کچھ غذائیں جانوروں سے حاصل ہوتی ہیں، جیسے : دودھ، انڈا، گوشت وغیرہ۔ کچھ غذائیں پیڑ پودوں سے حاصل ہوتی ہیں، جیسے : گیہوں، چنا، مونگ، مختلف پھل اور سبزیاں وغیرہ۔ پھلوں میں آم، سیب، کیلا، امرود، خربوزہ، تربوزہ وغیرہ عام طور پر ملتے ہیں۔ سبزیوں میں مٹر، تورئی، بیگن، گاجر، آلو، شلجم، چقندر، پالک وغیرہ زیادہ تر پکائی جاتی ہیں۔

آدمی کی اصلی خوراک اناج ہے۔ اس سے جسم اور ہڈیوں کو طاقت ملتی ہے۔ ساگ اور ترکاریاں بدن میں حرارت بڑھاتی ہیں۔ حرارت سے کھانا ہضم ہوتا ہے۔ ہری سبزیاں صحت کے لیے بہت مفید ہیں۔

دودھ نہایت عمدہ غذا ہے۔ اس میں وہ تمام چیزیں موجود ہیں، جو صحت کے لیے ضروری ہیں۔ بچے، جوان، بوڑھے، تندرست اور بیمار، سب کے لیے دودھ فائدہ مند ہے۔

ہم جو غذا کھاتے ہیں وہ معدے میں پہنچتی ہیں۔ معدے میں پہنچ کر غذا ہضم ہوتی ہے۔ غذا کا ضروری حصہ خون بن جاتا ہے اور بیکار حصہ خارج ہو جاتا ہے۔ انسان کے جسم میں ایک بار جتنا خون بنتا ہے وہ ہمیشہ کے لیے کافی نہیں ہوتا۔ ہر وقت نیا خون بنتا اور جسم میں دوڑتا رہتا ہے۔

جسم کو صحت مند رکھنے کے لیے اچھی اور صاف غذاؤں کی ضرورت ہے۔ جب غذا ہضم ہو جاتی ہے تو ہم کو بھوک لگتی ہے۔ بھوک اس بات کی پہچان ہے کہ اب معدے کو غذا چاہیے۔ ضرورت سے زیادہ نہیں کھانا پینا چاہیے۔ زیادہ کھانے سے معدہ بگڑ جاتا ہے اور ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ ہاضمہ بگڑنے سے آدمی سست رہتا ہے اور بیمار ہو جاتا ہے۔

پانی بھی انسان کے لیے ضروری ہے۔ اس کے بغیر غذا ہضم نہیں ہوتی۔ جب جسم کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے تو ہم کو پیاس لگتی ہے۔ پینے کا پانی ہمیشہ صاف ہونا چاہیے۔ گندا پانی صحت کو نقصان پہنچاتا ہے۔

کھانے پینے کے ساتھ ساتھ تندرستی کے لیے آرام بھی ضروری ہے۔ اس سے جسم راحت پاتا ہے اور انسان تروتازہ رہتا ہے۔

پڑھیے اور سمجھیے:

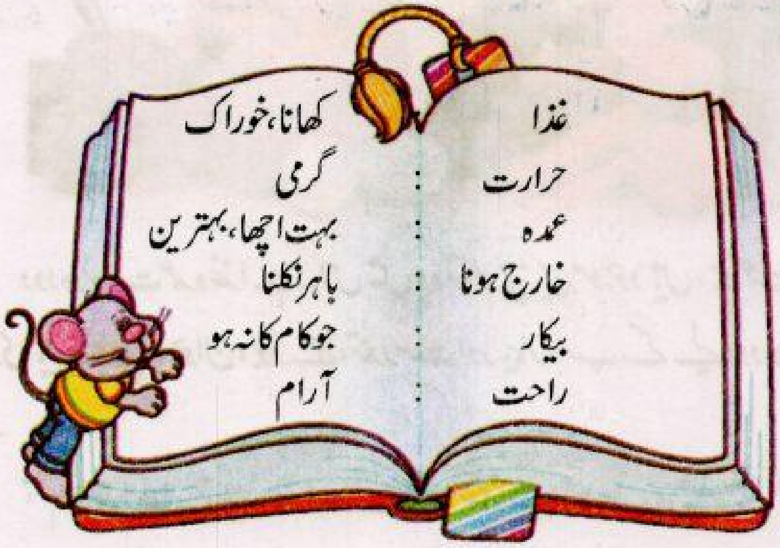

غذا	:	کھانا، خوراک
حرارت	:	گرمی
عمدہ	:	بہت اچھا، بہترین
خارج ہونا	:	باہر نکلنا
بیکار	:	جو کام کا نہ ہو
راحت	:	آرام

مشق

سوچیے اور جواب دیجیے:

۱- آدمی کے لیے غذا کیوں ضروری ہے؟

۲- غذائیں کہاں سے حاصل ہوتی ہیں؟

۳- انسان کے جسم میں خون کیسے بنتا ہے؟

۴- انسان کے لیے پانی کیوں ضروری ہے؟

۵- آرام نہ ملنے سے آدمی کو کیا نقصان ہوتا ہے؟

نیچے دیئے گئے جملوں کو سامنے لکھے ہوئے لفظوں سے مکمل کیجیے:

غذا　　مفید　　آرام　　معدہ　　پانی

۱- صحت مند رہنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان اچھی............کھائے۔

۲- جو کچھ ہم کھاتے ہیں وہ............میں پہنچتا ہے۔

۳- ہری سبزیاں صحت کے لیے............ہیں۔

۴- ....کے بغیر کھانا ہضم نہیں ہوتا۔

۵- تروتازہ رہنے کے لیے انسان کو............کی ضرورت ہوتی ہے۔

کالم ''الف'' کو کالم ''ب'' سے ملا کر جملہ مکمل کیجیے:

(الف)	(ب)
ہری سبزیاں	نقصان پہنچاتا ہے۔
دودھ نہایت	آرام بھی ضروری ہے۔
تندرستی کے لیے	عمدہ غذا ہے۔
گندہ پانی	انسان کے لیے ضروری ہے۔
پانی بھی	صحت کے لیے مفید ہے۔

خوشخط لکھیے:

معدہ ہاضمہ ہضم مختلف تندرستی غذا

تصویروں کی مدد سے لفظ بنائیے:

+ دنی = آمدنی

+ دان = ...

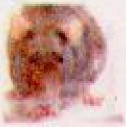 + دانی = ...

+ دان = ...

+ مکھی = ...

❀❀❀

سبق : ۸

گنّا

بچّو! تم نے گنّا ضرور کھایا ہوگا اور اس کا رس بھی پیا ہوگا۔ یوں تو کھجور، بیل اور ایسی ہی کئی چیزوں سے شکر بنائی جاتی ہے لیکن سب سے زیادہ شکر ہمیں گنّے سے ملتی ہے۔

گنّا کئی قسم کا ہوتا ہے۔ سفید رنگ کا گنّا نرم اور رس دار ہوتا ہے۔ سرخ اور کالے رنگ کا گنّا سخت اور کم رس والا ہوتا ہے۔ گنّے میں بھی بانس کی طرح پوریاں ہوتی ہیں۔ اس کے اوپر کے حصے پر لمبے لمبے دھار والے پتّے ہوتے ہیں۔ جنھیں اگولا کہتے ہیں۔ اگولا، جانوروں کے چارے کے کام آتا ہے۔

گنّے کی کاشت کا یہ طریقہ ہے کہ اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹ کر زمین میں دبا دیئے جاتے ہیں۔ گنّے کی ہر پوری میں ایک گانٹھ ہوتی ہے، جس میں ایک آنکھ سی بنی ہوتی ہے۔ گنّے کا پودا وہیں سے پھوٹتا ہے۔

چیت، بیساکھ کے مہینے سے گنّے کی کھیتی شروع ہو جاتی ہے۔ برسات شروع ہونے سے پہلے نہر یا کنویں سے گنّے کے کھیت میں پانی دیا جاتا ہے۔ برسات شروع ہوتے ہی گنّا بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ پانی اس کی خاص خوراک ہے۔ کنوار کے مہینے میں گنّا پک جاتا ہے، تب اسے کاٹ کر ملوں میں پہنچا دیا جاتا ہے۔ جہاں گنّے کے رس

سے شکر بنائی جاتی ہے۔ شکر سے طرح طرح کی مٹھائیاں بنتی ہیں۔

دیہات میں گنّے کے رس کو بڑے بڑے کڑاہوں میں ڈال کر پکاتے ہیں۔ جب اس کی چاشنی بن جاتی ہے، تو اس کو ٹھنڈا کر کے گڑ اور راب سے کھانڈ بنائی جاتی ہے۔ گنّے کے رس سے سرکا بھی بنتا ہے۔ گنّے کے رس کو گھڑے میں بھر کر رکھ دیتے ہیں۔ کچھ دنوں کے بعد وہ سرکا بن جاتا ہے۔

☆☆☆

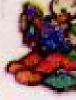

پڑھیے اور سمجھیے:

S.S.A. 2015-16(FREE)

مشق

سوچیے اور جواب دیجیے:

۱۔ شکر کن کن چیزوں سے بنایا جاتا ہے؟

۲۔ اگولا کسے کہتے ہیں؟

۳۔ گنے کی کاشت کا کیا طریقہ ہے؟

۴۔ گنے کے رس سے کون کون سی چیز بنائی جاتی ہے؟

نیچے کی خالی جگہوں کو اس کے سامنے دیئے گئے مناسب لفظوں سے پر کیجیے:

۱۔ سب سے زیادہ شکر.......... سے حاصل کی جاتی ہے۔ (کھجور/گنا)

۲۔ گنے کے رس سے .... بھی بنایا جاتا ہے۔ (راب/سرکا)

۳۔ گنے کی خاص خوراک.......... ہے۔ (ہوا/پانی)

۴۔ گنے کے رس کی چاشنی کو ٹھنڈا کر کے.......... اور راب بناتے ہیں۔ (کھانڈ/گڑ)

دیے گئے لفظ میں "دار" ملا کر لفظ مکمل کیجیے اور انہیں جملوں میں استعمال کیجیے:

مثال: رس + دار = رس دار: آم ایک رس دار پھل ہے۔

وفا + دار = ...

مزے + دار = ...

کرایہ + دار = ...

پہرے + دار = ...

شکر سے بننے والی پانچ مٹھائیوں کے نام لکھیے جسے آپ پسند کرتے ہیں؟

....

....

....

....

....

"گنّے" کے علاوہ اور کن کن چیزوں کے رس کا استعمال مٹھائی بنانے میں کیا جاتا ہے؟

مٹھائی کا نام	کس چیز کے رس سے
....	....
....	....
....	....
....	....
....	....

تشدید والے پانچ الفاظ لکھیے۔

مثال: جنّت

....

....

....

....

....

سبق : ۹

بچوں کا گیت

بھارت کے ہم راج دُلارے
بھارت کی آنکھوں کے تارے

دیس کی مایا، دیس کی دولت
آنکھ کی ٹھنڈک، دل کی راحت

ہم سے میلے ہم سے دنگل
ہم سے ہے جنگل میں منگل

اپنی بہاریں، اپنے نظارے
ہرے بھرے یہ کھیت ہمارے

ہر شۓ میں ہے رنگ محبت
ہر شۓ پر ہے اپنی حکومت

دیس کا بار اٹھائیں گے ہم
دیس کی شان بڑھائیں گے ہم

(رام کشن مضطر)

پڑھیے اور سمجھیے:

راج دُلارے	شہزادے
مایا	دولت
دنگل	کشتی
جنگل میں منگل	ویران مقام میں بھی چہل پہل
بھار اُٹھانا	بوجھ اٹھانا، ذمہ داری پورا کرنا

مشق

سوچیے اور جواب دیجیے:

۱۔ شاعر نے بھارت کے راج دُلارے کس کو کہا ہے اور کیو

۲۔ شاعر نے بچوں کے اور بھی چار نام دیئے ہیں، ان کو ترتیب سے

۳۔ بچّوں سے کہاں کہاں رونق ہوتی ہے، اس نظم میں تلاش کیجیے

۴۔ بچے دیس کے لیے کیا کیا کچھ کرنے کو تیار ہیں؟

ایسے الفاظ لکھیے جن کے آخر میں ''ت'' ہو۔ جیسے محبت

دوسرا مصرع جوڑ کر شعر مکمل کیجیے۔

۱۔ ہم سے میلے، ہم سے دنگل

۲۔ ہر شے میں ہے رنگ محبت

۳۔ دیس کی مایا دیس کی دولت

S.S.A. 2015-16(FREE)

دیئے گئے الفاظ سے جملے بنائیے:

۱۔ بھارت: ....

۲۔ راحت: ....

۳۔ کھیت ....

۴۔ حکومت ....

۵۔ نظارے ....

دیئے گئے الفاظ کے مطابق مثال دیکھ کر خالی جگہ پر کیجئے:

مثال: دلارے ۔ تارے

دولت ....

دنگل ....

نظارے ....

بڑھائیں ....

گیت اور گانے میں استعمال ہونے والے لفظ کو خالی خانے میں لکھئے۔

طبلہ	ٹوکری	گنگنانا،	بانسری	مہنگائی
ہارمونیم	الموینم	جھنجھنا	شہنائی	گملہ

....

....

....

....

نیچے لکھے گئے ہر لفظ میں شامل حروف سے اور کتنے لفظ بن سکتے ہیں۔

مثال: بھارت سے بھات، رات

دولت = ...

کتاب = ...

جنگل = ...

نارنگی = ...

برسات = ...

☆☆☆☆

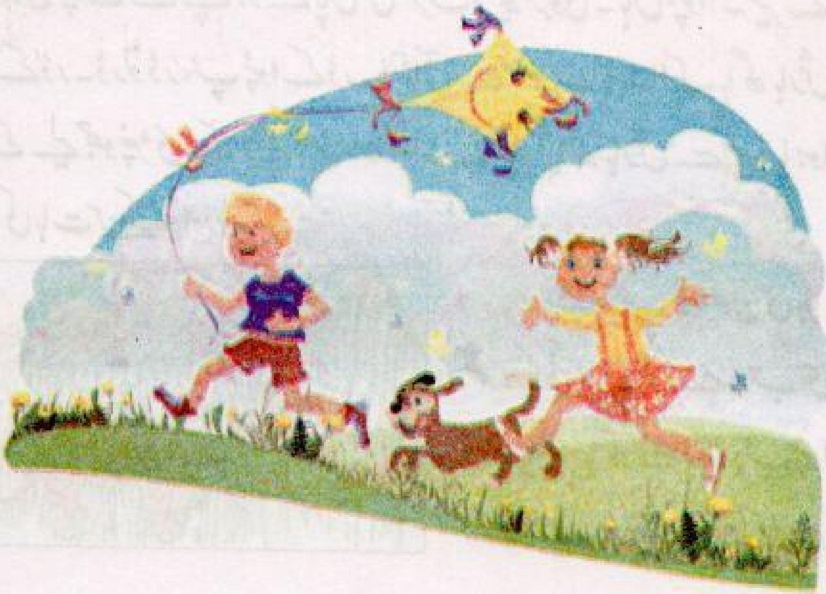

سبق : ۱۰

ٹپ ٹپوا

ایک بوڑھیا تھی اس کا ایک پوتا تھا۔ پوتا روز رات میں سونے سے پہلے دادی سے کہانی سنتا تھا۔ دادی بھی اسے روز طرح طرح کی کہانیاں سناتی۔

ایک دن موسلا دھار بارش ہو رہی تھی۔ ایسی بارش کبھی نہیں ہوئی تھی۔ سارا گاؤں بارش سے پریشان تھا۔ بوڑھیا کی جھونپڑی میں جگہ جگہ سے پانی ٹپک رہا تھا۔ ٹپ ٹپ۔

اس بارش سے بے خبر پوتا دادی کی گود میں لیٹا کہانی سننے کے لیے مچل رہا تھا۔ بوڑھیا جھنجھلا کر بولی: ارے، بچوا کہانی کیا سنائیں؟۔ ای ٹپ ٹپوا سے جان بچے تب نا۔ پوتا اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے پوچھا، دادی! یہ ٹپ ٹپوا کون ہے؟ ٹپ ٹپوا کیا شیر باگھ سے بھی بڑا ہوتا ہے؟ دادی چھت سے ٹپکتے ہوئے پانی کی طرف دیکھ کر بولی۔ ہاں بچوا! نہ شیر کے ڈر نہ بگھوا کے ڈر۔ ڈر تو ڈر، ٹپ ٹپوا کے ڈر۔ اتفاق سے مصیبت کا مارا ایک باگھ بارش سے بچنے کے لیے جھونپڑی کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ بے چارا باگھ بارش سے گھبرایا ہوا تھا۔ بوڑھیا کی بات سن کر وہ اور ڈر گیا۔

اب یہ ٹپ ٹپوا کون سی بلا ہے؟ ضرور کوئی بڑا جانور ہے۔ تب ہی تو یہ بوڑھیا شیر باگھ سے زیادہ ٹپ ٹپوا سے ڈرتی ہے۔ اس سے پہلے کہ باہر آکر

وہ مجھ پر حملہ کرے مجھے ہی یہاں سے بھاگ جانا چاہیے۔ باگھ نے ایسا سوچا اور جھٹ پٹ وہاں سے دُم دبا کر بھاگ چلا۔

اسی گاؤں میں ایک دُھوبی رہتا تھا۔ بارش کی وجہ سے اس کا گدھا بھی گھر سے غائب تھا۔ دھوبی کو تلاش کرتے کرتے شام ہوگئی۔ وہ مایوس ہو کر گھر واپس ہو ہی رہا تھا کہ اندھیرا چھا گیا۔ تھکا ہارا دھیرے دھیرے وہ ہاتھ میں ڈنڈا لیے واپس آ ہی رہا تھا کہ گاؤں کے تالاب کے کنارے اسے کوئی جانور پانی پیتا ہوا محسوس ہوا۔

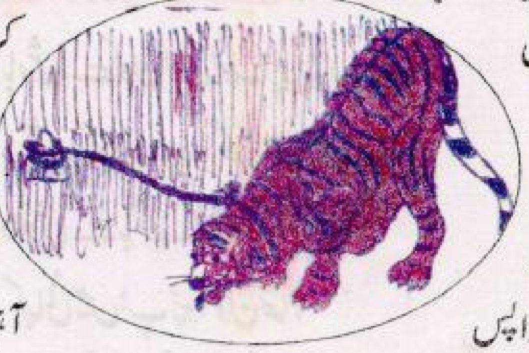

دھوبی نے سمجھا کہ میرا گدھا ہی پانی پی رہا ہے۔ آؤ دیکھا نہ تاؤ، اس کے قریب جا کر اُسے بے تحاشہ ڈنڈا مارنے لگا۔ مگر جو جانور پانی پی رہا تھا وہ دھوبی کا گدھا نہیں تھا بلکہ وہی باگھ تھا۔ باگھ یہ دیکھتے ہی گھبرا گیا اور دل ہی دل میں سوچنے لگا کہ شاید یہی ٹپ ٹپوا ہے۔ اب اس نے سوچا کہ بھلائی اسی میں ہے کہ ٹپ ٹپوا جو کہے کرتے جاؤ۔

غصے میں دھوبی نے باگھ کا کان پکڑ کر کہا چلو گھر۔ میں تمھارا کچومر نکال دوں گا اور اس کا کان پکڑ کر اندھیرے میں گھر لے آیا اور ایک کھونٹے سے باگھ کو باندھ کر سو گیا۔

صبح جب لوگوں نے دیکھا کہ دھوبی کے گھر کھونٹے سے ایک باگھ بندھا ہوا ہے تو ان لوگوں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

☆☆☆☆

پڑھیے اور سمجھیے:

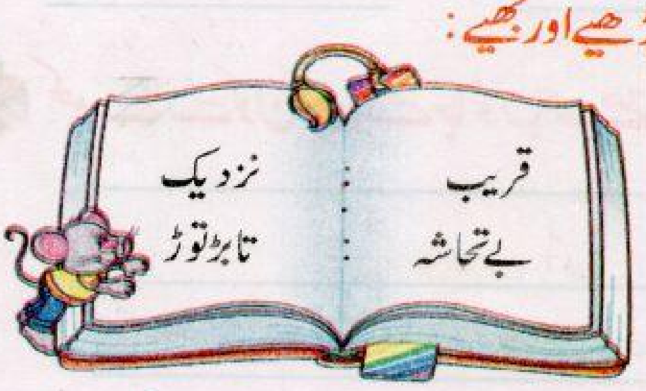

قریب	:	نزدیک
بے تحاشہ	:	تابڑ توڑ

مشق

سوچیے اور جواب دیجیے:

بارش سے کون کون لوگ پریشان تھے؟

بارش کے ڈر سے باگھ کہاں چھپا تھا؟

دھوبی نے باگھ کے ساتھ کیا کیا؟

کہانی میں ٹپ ٹپوا کون تھا؟

ٹپ ٹپوا کی کہانی سے آپکو کیا سبق ملتا ہے؟ لکھیے

پانی کے ٹپکنے کی آواز ٹپ ٹپ ہوتی ہے۔

نیچے دیئے گئے لفظوں کو دیکھیے اور بتائیے کہ یہ آوازیں کب سنائی دیتی ہیں؟

گھڑ گھڑ	بھن بھن
______	______
بھک بھک	تڑ تڑ
______	______
ٹھک ٹھک	چر چر
______	______

کھونٹے سے کون کون سے جانور باندھتے ہیں؟

______

______

______

نیچے دیئے گئے الفاظ سے جملے بنائیے۔

دادی ....

کہانی ....

باگھ ....

کچومر ....

کدھا ....

دیئے گئے ٹکڑوں کے استعمال سے جملہ مکمل کیجیے۔

دم دبا کر بھاگنا ....

آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جانا ....

اندھیرا چھانا ....

آؤ دیکھا نہ تاؤ ....

آپ نے اپنی دادی اماں سے بہت سی کہانیاں سنی ہونگی، کوئی ایک کہانی درجہ میں سنائیے۔

سبق : ۱۱

بھائی بُھلکڑ

دوست ہیں اپنے بھائی بُھلکڑ
ساری باتیں اُن کی گڑ بڑ
راہ چلیں تو رستہ بھولیں
بس میں جائیں بستہ بھولیں

ریل میں جب یہ حضرت بیٹھے
پہنچے چار اسٹیشن آگے
ٹوپی ہے تو جوتا غائب
جوتا ہے تو موزہ غائب

پیالی میں ہے چمچہ اُلٹا
پھیر رہے ہیں کنگھا اُلٹا
کام ہے اُن کا سارا اُلٹا
پہنے ہیں پاجامہ اُلٹا

لوٹ پڑیں گے چلتے چلتے
چونک اُٹھیں گے بیٹھے بیٹھے
سودا لے کر دام نہ دیں گے
دام دیئے تو چیز نہ لیں گے

(شان الحق حقی)

S.S.A. 2015-16(FREE)

پڑھیے اور سمجھیے:

بھلکڑ	:	زیادہ بھولنے والا
دام دینا	:	قیمت دینا، پیسے ادا کرنا
سودا لینا	:	بازار سے چیز خریدنا
بستہ	:	کتابوں کا تھیلا (بیگ)

مشق

سوچیے اور جواب دیجیے:

شاعر نے دوست کو بھائی بھلکڑ کیوں کہا ہے؟

نظم پڑھ کر بھائی بھلکڑ کی صرف چار باتیں لکھیے؟

کیا آپ بھائی بھلکڑ بننا پسند کریں گے؟

آپ گھر کا کون کون سا سودا خریدتے ہیں؟

سڑک پر ہمیں کس طرف چلنا چاہیے؟

کیا آپ بھی بھولتے ہیں اگر ہاں تو آپ نے اپنی کون سی چیز بھلادی ہے لکھیے؟

....

....

....

....

خالی جگہوں کو پر کیجیے:

راہ چلیں تو.......... بھولیں بس.......... جائیں تو بستہ بھولیں

ٹوپی ہے تو.......... غائب .... ہے تو موزہ

سودا لے کر.......... نہ دیں گے دام دیئے تو.......... نہ لیں گے

مثال دیکھ کر جملہ پورا کیجیے:

مثال: دوست ہیں اپنے بھائی بھلکڑ۔ بھائی بھلکڑ اپنے دوست ہیں

پیالی میں ہے چمچہ الٹا ....

پھیر رہے ہیں کنگھا الٹا ....

کام ہے ان کا سارا الٹا ....

پہنے ہیں پاجامہ الٹا ....

دیئے گئے الفاظ سے جملہ بنائیے:

ٹوپی ....

پیالی ....

سودا ....

جوتا ....

اسٹیشن ....

ہم ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔

مثال: جوتا۔موزہ

سوئی ....

پیالی ....

سر ....

کرتا ....

مثال دیکھ کر الٹے معنی والے لفظ لکھیے:

مثال: دوست۔دشمن

جانا ....

بولنا ....

آگے ....

الٹا ....

برائے مطالعہ

کس دن آؤں؟

کسی شہر میں ایک رنگریز رہتا تھا۔اس کا نام عدنان تھا،اس نے رنگائی کی چھوٹی سی دُکان کھول رکھی تھی۔ اس کی رنگائی کو دیکھ کر سبھی اس کی تعریف کرتے تھے۔ دھیرے دھیرے اس کی دُکان چل نکلی۔عدنان کی تعریف سن کر اسی شہر کے ایک سیٹھ کو اس سے جلن ہونے لگی۔لہٰذا وہ عدنان کو پریشان کرنے کی غرض سے ایک دن کپڑے کا ایک ٹکڑا لے کر عدنان کی دُکان میں جا پہنچا۔دروازے کے اندر داخل ہوتے ہی سیٹھ نے بلند آواز سے عدنان کو پکارا۔

عدنان جیسے ہی باہر آیا تو سیٹھ نے اُسے کپڑا دیتے ہوئے کہا کہ میں نے تمھاری بہت تعریف سنی ہے،اس لیے میں خود تمھارے پاس آیا ہوں۔ذرا میرا یہ کپڑا رنگ دو۔

عدنان نے پوچھا، کس رنگ میں رنگ دوں؟ سیٹھ نے کہا، رنگوں کے بارے میں میری کوئی خاص پسند تو نہیں ہے لیکن مجھے سبز، پیلا، سفید، لال نارنگی، نیلا، کالا اور بیگنی رنگ قطعی اچھے نہیں لگتے۔

عدنان نے جواب دیا، سمجھ گیا، اچھی طرح سمجھ گیا۔ میں ضرور آپ کی پسند کی رنگائی کر دوں گا۔

عدنان نے سیٹھ کا منصوبہ بھانپتے ہوئے اس کے ہاتھ سے کپڑا لے لیا۔سیٹھ نے خوش ہو کر کہا: اچھا! تو میں لینے کے لیے کس دن آؤں؟ کپڑے کو الماری میں بند کر کے عدنان نے اس میں تالا لگا دیا اور سیٹھ سے بولا، اسے لینے کے لیے سوموار، منگل، بدھ، جمعرات، جمعہ، سنیچر اور اتوار کو چھوڑ کر کسی بھی دن آ سکتے ہیں۔سیٹھ نے سمجھا کہ اس کی چال اُلٹی پڑ چکی ہے۔اس لیے بھلائی یہاں سے کھسک جانے میں ہی ہے۔پھر اس سیٹھ کو دوبارہ عدنان کی دُکان میں آنے کی ہمت نہیں ہوئی۔

بری صحبت

فرحان ایک ہونہار اور ذہین بچہ ہے۔ وہ اپنے والدین کا کہنا مانتا ہے۔ پابندی سے روزانہ اسکول جاتا ہے اور سبق بھی محنت سے یاد کرتا ہے۔ دیئے گئے ہوم ورک بھی پابندی سے پورا کرتا ہے۔ اس لیے گھر سے اسکول تک کے سبھی حضرات اس سے خوش رہتے ہیں۔ سبھی اس کو بہت پیار کرتے ہیں۔

کچھ دنوں سے فرحان کے ماسٹر صاحب اس کے اندر کچھ تبدیلی محسوس کر رہے ہیں۔ وہ نہ وقت پر اسکول جاتا ہے اور نہ اپنا سبق ہی یاد کرتا ہے۔ ہوم ورک بھی بنا کر نہیں لا رہا ہے۔

ایک دن ماسٹر صاحب نے فرحان کو بلا کر اس کی بے پروائی کا سبب پوچھا۔ مگر اس نے بہانہ بنا دیا۔ پہلے تو ماسٹر صاحب نے ہلکے پھلکے انداز میں فرحان کو سمجھایا مگر اس پر ماسٹر صاحب کی نصیحت کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اب ماسٹر صاحب نے فرحان کو تھوڑی سختی بھی کرنا شروع کر دی۔ مگر ماسٹر صاحب کو اس پر بہت افسوس ہوا کہ اتنا اچھا لڑکا آخر کیوں اس طرح غلط راستے پر چل رہا ہے اور میری نصیحت کا اس پر کوئی اثر نہیں ہو پا رہا ہے؟ مگر ماسٹر صاحب بھی کب ہار ماننے والے تھے۔ انھوں نے ہر حال میں اس کی اصلاح کرنے کی ٹھان لی۔ اس لیے فرحان کے رپورٹ فارم پر ساری شکایتیں لکھ دیں اور اس کے ماں باپ کو ملنے کی ہدایت کر دی۔ فرحان کے والد شبلی نہایت شریف اور با اخلاق انسان ہیں۔ شہر کے لوگ ان کی عزت کرتے ہیں۔ یعنی شہر کے باعزت

لوگوں میں ان کا ایک مقام ہے شروع سے ہی ان کی کوشش رہی کہ فرحان اچھا بچہ بنے اور خوب پڑھ لکھ کر ایک بڑا آدمی بن سکے۔ لیکن جب ان کو اسکول سے یہ شکایت ملی تو انہیں بہت فکر ہو گئی۔ دوسرے ہی دن وہ اسکول پہنچ گئے۔ ماسٹر صاحب نے فرحان کی تمام باتیں اُن کے سامنے رکھ دیں اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اب تو فرحان اسکول سے بھی غائب رہنے لگا۔ ماسٹر صاحب نے ان کے والد کو بتایا کہ فرحان کے بگڑنے کی اصل وجہ اظہر نام کے ایک لڑکے سے دوستی ہے۔ اظہر کے گھر کا ماحول بھی ٹھیک نہیں ہے۔ ان کے والد نے کہا: ''ماسٹر صاحب! آپ ہی کچھ کر سکتے ہیں۔ مجھے تو اپنے کاموں سے فرصت نہیں ہے۔

لہذا ماسٹر صاحب نے فرحان کو سیدھے راستے پر لانے کے لئے ایک ترکیب سوچی۔ دوسرے دن جب فرحان اسکول آیا تو ماسٹر صاحب نے اسے کچھ آم دیئے اور اُسے آلماری میں رکھنے کو کہا۔ فرحان نے ایسا ہی کیا۔ دوسرے دن ماسٹر صاحب نے فرحان سے وہ آم الماری سے نکال کر لانے کو کہا اور پھر اسے ٹھیک سے دیکھنے کو کہا کہ کوئی آم خراب تو نہیں ہوا۔ اب ماسٹر صاحب نے ایک سڑا ہوا آم ان سب آموں کے ساتھ ملا کر فرحان کو سارے آموں کو پھر سے الماری میں رکھ دینے کو کہا۔ تیسرے دن فرحان جب اسکول آیا تو ماسٹر صاحب نے پھر سارے آموں کو نکال لانے کے لیے کہا۔ فرحان نے جیسے ہی الماری کھولی تو دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس میں کئی آم سڑ گئے ہیں اور ان سے بدبو بھی آ رہی ہے۔ فرحان نے ماسٹر صاحب سے کہا کہ سر! کل تو سبھی آم ٹھیک تھے آج وہ کیسے سڑ گئے؟

ماسٹر صاحب تو یہی چاہتے تھے۔ اب ان کو موقع مل گیا تھا۔ انہوں نے فرحان کو سمجھایا کہ کل میں نے سبھی اچھے آموں کے ساتھ ایک سڑا ہوا آم ملا کر رکھوا دیا تھا، جس کی وجہ سے یہ سارے آم سڑ گئے۔ جب تک سب آم اچھے تھے اس میں کوئی آم نہیں سڑا۔ لیکن ایک خراب آم ملا دینے سے اس کا اثر دوسرے آموں پر پڑا تو وہ دوسرے اچھے آم بھی سڑنے لگے۔

اسی طرح جو بچّے اچھے بچوّں کے ساتھ رہتے ہیں اچھے رہتے ہیں لیکن جیسے ہی اس کی صحبت برے لوگوں کے ساتھ ہونے لگتی ہے۔ وہ بھی دھیرے دھیرے برے ہونے لگتے ہے۔ لہذا ہم لوگوں کو اچھی صحبت میں رہنا چاہئے۔ کیوں کہ نیک لوگوں کی صحبت سے انسان اچھے بنتے ہیں۔ برے لوگوں کی صحبت سے انسان برے ہو جاتے ہیں۔

ماسٹر صاحب کی یہ باتیں فرحان کو سمجھ میں آ گئیں اور آئندہ اس نے برے لوگوں کی صحبت سے دور رہنے کا وعدہ کر لیا۔

ان باتوں سے ماسٹر صاحب کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا اور انھوں نے فرحان کو گلے لگا کر بہت ساری دعائیں دیں اور اس طرح فرحان پھر سے ایک اچھا بچہ بن گیا۔

☆☆☆

پڑھیے اور سمجھیے:

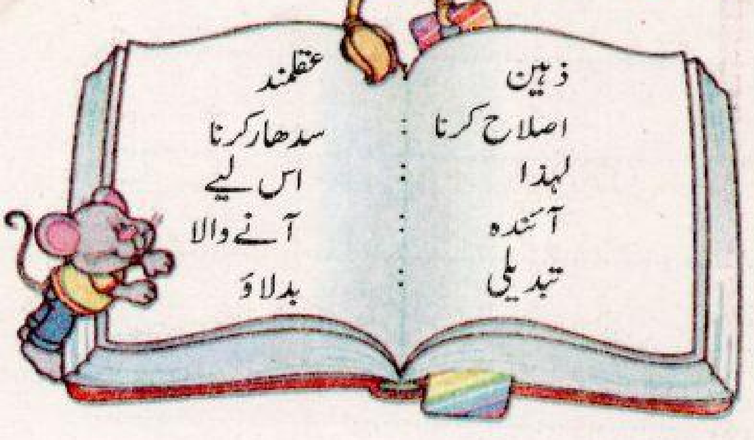

ذہین	عقلمند
اصلاح کرنا	سدھار کرنا
لہذا	اس لیے
آئندہ	آنے والا
تبدیلی	بدلاؤ

مشق

سوچیے اور جواب دیجیے:

فرحان کیسا بچہ تھا؟

فرحان میں کون سی تبدیلیاں آ گئی تھیں؟

فرحان سیدھے راستے پر کیسے آیا؟

ایسے پانچ الفاظ لکھیے جس میں 'ٹ' کا استعمال ہوا ہو۔ جیسے ڈاکٹر

....

"ہاں" یا "نہیں" میں جواب دیجیے:

فرحان کے والد کا نام شوکت تھا۔ ________

ماسٹر صاحب کی الماری میں آم رکھے تھے ________

اچھی صحبت سے انسان اچھا بنتا ہے ________

فرحان کے والد ایک بداخلاق انسان تھے ________

ہر خانہ سے ایک ایک لفظ نکال کر جملہ کی شکل میں لکھیے:

....

....

....

....

....

اسکول میں پڑھائی کے دوران استعمال میں آنے والی چیزوں کے نام لکھیے۔

....

....

....

....

....

صحیح پر (✓) اور غلط پر (✗) کا نشان لگایئے۔

ہمیں ہمیشہ سچ بولنا چاہیے۔

ہوم ورک بنا کر نہیں لے جانا چاہیے۔

اپنے ماسٹر صاحب کا احترام کرنا چاہیے۔

ماں باپ کا کہنا ماننا چاہیے۔

دل لگا کر پڑھنا چاہیے۔

صبح سویرے نہیں اٹھنا چاہیے۔

روزانہ غسل نہیں کرنا چاہیے۔

وقت پر کھانا نہیں کھانا چاہیے۔

روزانہ ورزش کرنی چاہیے۔

ابو جان جب بچّے تھے

ابو جان جب بچّے تھے ان سے اکثر پوچھا جاتا تھا۔ بڑے ہو کر تم کیا بننا چاہتے ہو؟۔ ابو جان کے پاس جواب ہمیشہ تیار ہوتا۔ مگر ان کا جواب ہر بار الگ الگ ہوتا تھا۔

شروع میں ابو جان چوکیدار بننا چاہتے تھے۔ انھیں جاگنا بہت اچھا لگتا تھا کہ جب سارا شہر سو جاتا سوتا ہے تو چوکیدار جاگتا ہے۔ انھیں یہ سوچنا بھی اچھا لگتا تھا کہ جب ہر کوئی سویا ہوا ہو وہ خوب شور مچائے انھیں پورا یقین تھا کہ بڑے ہو کر وہ چوکیدار ہی بنیں گے۔ لیکن ایک دن اپنے چمک دار ٹھیلے کے ساتھ ایک آئس کریم والا آ گیا۔

بھئی واہ! ابو جان آئس کریم والا بنیں گے۔ وہ ٹھیلے کو لے کر گھوم سکتے ہیں جتنا دل چاہے اتنی آئس کریم بھی کھا سکتے ہیں۔ ابو جان نے سوچا میں ایک آئس کریم بیچوں گا ایک خود بھی کھاؤں گا۔ چھوٹے بچوں کو تو میں مفت میں آئس کریم دیا کروں گا۔

جب ابو جان کے ماں باپ نے سنا کہ وہ آئس کریم بیچنے والا بننا چاہتے ہیں تو انہیں بہت حیرانی ہوئی۔ انہیں یہ بات بہت مزیدار لگی اور وہ لوگ خوب ہنسے۔ مگر ابو جان اسی بات پر اڑے رہے کہ وہ یہی کام کریں گے۔

پھر ایک دن ریلوے اسٹیشن پر ابو جان نے ایک عجیب آدمی کو دیکھا۔ یہ آدمی انجنوں اور ڈبوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ لیکن یہ ڈبے اور انجن کھلونے نہیں بلکہ اصلی تھے۔ کبھی وہ پلیٹ فارم پر اچھل کر آجاتا تو کبھی ڈبوں کے نیچے چلا جاتا جیسے وہ کوئی بہت عجیب اور مزیدار کھیل کھیل رہا ہو۔

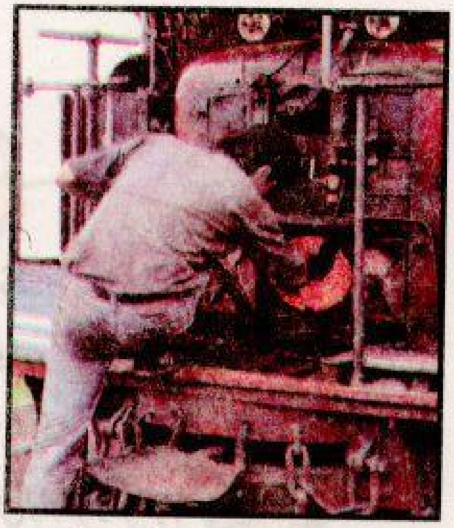

ابو جان نے پوچھا۔ یہ کون ہے۔ انہیں بتایا گیا کہ یہ شفٹنگ کرنے والا ہے۔

شفٹنگ کسے کہتے ہیں؟

جب ریل گاڑی اپنا سفر پورا کر لیتی ہے تو اسے اگلے سفر کے لیے تیار کرنا ہوتا ہے۔ ریل گاڑی کی صاف صفائی کرنی پڑتی ہے۔ انجن کو گھما کر ڈیزل وغیرہ سے بھرنا پڑتا ہے۔ اگر بجلی کی گاڑی ہے تو اسے لائن کی جانچ پڑتال کرنی پڑتی ہے۔ اسے ہی شفٹنگ کہتے ہیں۔ ابو جان کو بتایا گیا۔

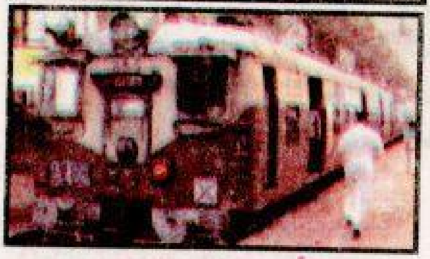

ابو جان نے کہا میں شفٹنگ کرنے والا اور آئس کریم بیچنے والا دونوں بنوں گا۔ ان کے ماں باپ گھبرائے اور پوچھا تم دونوں کام کیسے کرو گے؟

ابو جان نے جواب دیا۔ صبح میں آئس کریم بیچوں گا اس کے بعد میں اسٹیشن جا کر ڈبوں کی شفٹنگ کروں گا۔ یہ سن کر وہاں کھڑے کچھ لوگ ہنسنے لگے۔ ابو جان سوچنے لگے کہ لوگ میری باتوں پر کیوں ہنسے؟ اچانک ابو جان کو یہ بات سمجھ میں آ گئی کہ روز روز ارادہ نہیں بدلنا چاہیے۔ لہذا انہوں نے آخر میں سوچا کہ میں کیوں نہ ایک اچھا انسان بنوں۔ اور یہی بات سب سے اچھی ہے کہ آدمی کو پہلے انسان بننا چاہیے۔

☆☆

پڑھیے اور سمجھیے۔

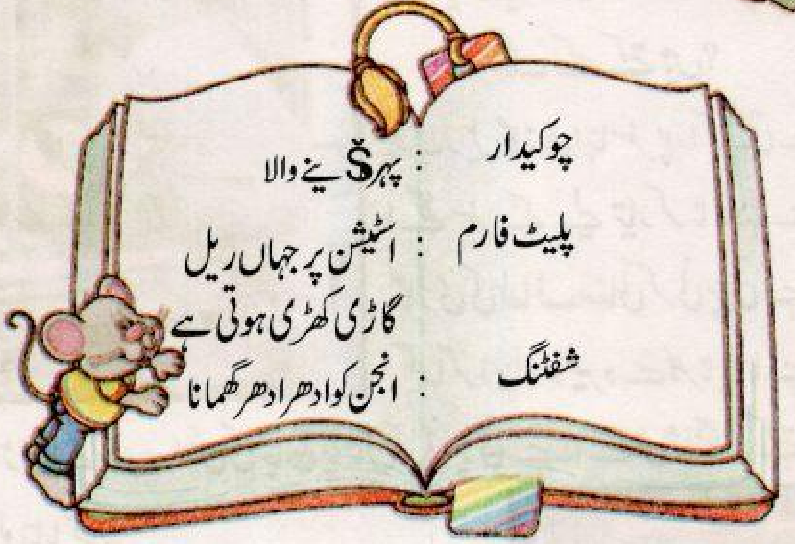

سوچیے اور جواب دیجیے:

ابو جان نے جتنے کام سوچے ان میں سے تمھیں سب سے دلچسپ کام کون سا لگا؟

کیا آپ سے بھی گھر میں پوچھا جاتا ہے کہ بڑے ہو کر کیا بننا ہے؟

ابو جان نے آخر کیا بننا پسند کیا؟

درج ذیل لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

ہوشیار ....

چوکیدار ....

مشکل ....

ریل گاڑی ....

آئس کریم ....

نیچے دیے گئے لفظوں کے الٹے معنی والے لفظ لکھیے۔

جیسے: ہنسنا .... رونا

الٹا : ....

گورا : ....

بھاری : ....

جاگنا : ....

اس طرح کی دوسری کہانی اگر آپ جانتے ہوں تو درجہ میں سنائیے۔

S.S.A. 2015-16(FREE)

گاجر کی شادی

چھوٹی سی گاجر چلی ہے سسرال
کپڑے وہ پہنے ہوئے ہے لال لال

شلجم چچا ہیں تو مولی ہے خالا   آلو ہے اس کے بھائی کا سالا
بھائی ٹماٹر بھنڈی ممانی   ٹیڑھی کمر کی لوکی ہے نانی

رو رو کے سب کا ہوا ہے برا حال
چھوٹی سی گاجر چلی ہے سسرال

کالا کلوٹا بینگن ہے دولھا   جیسے سدا ہی جھونکا ہو چولھا
گردن میں ڈالے پھولوں کا گجرا   مارے خوشی کے ہے پھولا پھولا
شادی مبارک بولا کریلا   بھائی چچنڈا ہے اینٹھا اینٹھا

گوبھی کے سر پر ہے برفی کا تھال
چھوٹی سی گاجر چلی ہے سسرال

☆☆☆☆

پڑھیے اور سمجھیے:

سسرال : شوہر اور اس کے ماں باپ کا گھر

سالا : بیوی کا بھائی

ممانی : ماموں کی بیوی

گجرا : پھولوں کا ہار

تھال : سینی

برفی : ایک قسم کی مٹھائی

مشق

سوچیے اور جواب دیجیے:

چھوٹی سی گاجر کہاں چلی ہے؟

وہ کیسا کپڑے پہنے ہوئے ہے؟

دولھا کون بنا ہے؟

گاجر کس رنگ کا ہوتا ہے؟

تم نے کون کون سی ترکاریاں کھائی ہیں؟

خالی جگہوں کو پر کیجیے:

شلجم...... ہیں تو...... ہے خالا　　آلو ہے اس کے...... کالا

بھائی...... بھنڈی......　　ٹیڑھی...... والی...... ہے نانی

انھیں بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے:

گاجر	شلجم	مولی	کریلا	آلو
....	....	....	....	....
بھنڈی	کدو	ٹماٹر	چچنڈا	بیگن
....	....	....	....	....

اس نظم میں جن سبزیوں کے نام آئے ہیں ان کی تصویریں جمع کر کے اپنی کاپی میں چپکائیے۔

☆☆☆

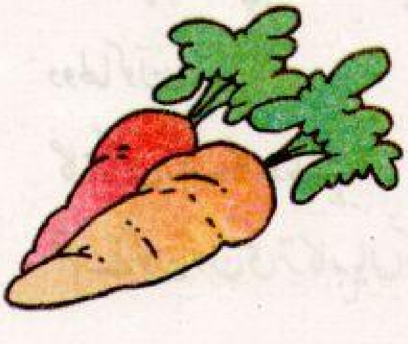

وطن دوست، مولانا مظہر الحق رحؒ

جب کسی قوم کو بیدار کرنا ہو، تو اس کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ اس قوم کو، ان لوگوں کی زندگی کا مطالعہ کرنے کی طرف راغب کیا جائے ، جنہوں نے دنیا میں ایثار اور قربانی کی مثالیں پیش کی ہوں ، مولانا مظہر الحق اپنے وطن عزیز ہندوستان کے گنے چنے لوگوں میں تھے، جن پر زمانہ بجا طور پر فخر کرسکتا ہے، انہوں نے اپنی ساری زندگی قومی بیداری اور قومی ایکتا کے لئے وقف کر دی تھی۔ ہندوستان کی سیاست میں شرافت، صداقت اور فقیری کا لفظ آنجہانی موہن داس کرم چند گاندھی کے نام کے بعد مولانا مظہر الحق کا نام لیا جاتا ہے۔

عظیم آباد (پٹنہ) ضلع کے منیر شریف سے کچھ دور ''بہہ پورا'' نامی گاؤں میں ۲۲ دسمبر ۱۸۶۶ء کو مولانا مظہر الحق صاحب کی پیدائش ہوئی تھی۔ ان کے والد ماجد کا نام شیخ احمد اللہ تھا، جو ایک اوسط درجہ کے زمیندار تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار کی سرپرستی میں حاصل کی۔ بہہ پورا مڈل اسکول سے کامیاب ہوکر پٹنہ کالیجیٹ ہائی اسکول میں داخلہ لیا اور وہاں سے میٹرک امتیازی نمبروں سے پاس کیا اور پٹنہ کالج میں آئی اے میں داخلہ لیا۔ وہاں سے پاس کرنے کے بعد کنگ کالج لکھنؤ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی، بیرسٹری کی تعلیم کے لئے برطانیہ (لندن) گئے، اور بیرسٹری کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ لندن میں ''انجمن اسلامیہ'' کی بنیاد ڈالی تاکہ دنیا کے مسلمان آپس میں متحدہ ہوکر غریبوں کی تعلیمی اور معاشی خوشحالی کے لئے جدوجہد کرسکیں، وہی انجمن، فروغ پاکر ''پان اسلامک سوسائٹی'' کے نام سے مشہور ہوئی۔

مولانا مظہر الحق صاحب ایک گورے چٹے خوبصورت آدمی تھے۔ داڑھی مونچھ صاف، اور سوٹ میں

ملبوس دیکھ کر ہر شخص انہیں انگریز ہی سمجھنے لگتا تھا۔ انہوں نے ۱۹۰۰ء میں صوبہ بہار کے مشہور ضلع سیوان کے ''فرید پور'' نامی گاؤں میں ''آشیانہ'' نام کی اپنی ایک رہائش گاہ تعمیر کرائی تھی۔ ''آشیانہ'' کو ملک کے مشہور رہنماؤں یعنی گاندھی جی، پنڈت موتی لال نہرو، مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی، سروجنی نیڈو، ڈاکٹر مختار احمد انصاری اور پنڈت مدن موہن مالویہ جیسے حضرات کی میزبانی کا شرف حاصل رہا ہے۔ ہمارے پہلے صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر راجندر پرساد کا تو ''آشیانہ'' گھر آنگن ہی تھا۔ ۱۸۹۱ء میں مولانا موصوف لندن سے اپنے وطن ہندوستان لوٹے، پہلے کلکتہ اور بعد میں پٹنہ میں بیرسٹری شروع کی اور مسٹر حسن امام بیرسٹر کے ہمراہ ملک کو آزاد کرانے کی سرگرمیوں میں دلچسپی لینے لگے۔ وہ کئی زبانوں یعنی اردو، فارسی، عربی، انگریزی اور فرانسیسی پر پورا عبور رکھتے تھے اور کتابوں کے مطالعہ میں رات کا وقت صرف کرتے تھے۔ انہیں باغبانی کرنے، نئی نسل کے کتوں کو پالنے، قسم قسم کے پرندوں کو جمع کرنے اور ان پر تحقیق کرنے میں بہت دلچسپی رکھتے تھے۔

انہوں نے گاندھی جی کے ''قومی تعلیمی پالیسی'' کو کافی تقویت بخشی۔ بہار نیشنل کالج (بی این کالج) اور بہار ودیاپیٹھ کے بانیوں میں مولانا موصوف کا نام سرفہرست ہے۔ انہوں نے پٹنہ میں اپنے باغ کے طویل حصہ میں ''صداقت آشرم'' کی بنیاد ڈالی، جو اس وقت سے آج تک قومی اور فلاحی تحریکوں کا مرکز اور کانگریس پارٹی کا صدر دفتر بنا ہوا ہے۔ مولانا موصوف نے انگریزی میں ''مدر لینڈ'' اخبار بھی نکالا تھا اور ایک ''صداقت پریس'' بھی قائم کیا تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ وہ جسمانی اور روحانی اور قومی خدمات کی صلاحیتوں سے مالا مال تھے۔ ان کا بنیادی اور اولین مقصد ہندو مسلم اتحاد قائم کرنا تھا، وہ اس کی کامیابی کے لئے دن رات محنت کیا کرتے تھے، وطن عزیز ہندوستان کی آزادی کی والہانہ وابستگی کے سبب انہیں صف اول کے مجاہدین آزادی کی صف میں شامل کیا جاتا ہے۔

۱۹۲۵ء میں اپنی زندگی کے آخری دنوں میں وہ لمبی داڑھی رکھنے لگے، معمولی کھدر کا کُرتا اور پاجامہ پہنتے اور خدا ترسی و پارسائی کے اصولوں پر ہمیشہ کاربند رہتے۔ فرید پور گاؤں (ضلع سیوان) میں اپنے تعمیر کردہ ''آشیانہ'' میں بالکل فقیرانہ زندگی گزارتے اور ساتھ ہی ساتھ قومی و تعلیمی بیداری کے کاموں میں دن رات مصروف رہا کرتے تھے۔

افسوس صد افسوس کہ ۲رجنوری ۱۹۳۰ء کو وطن دوست عظیم رہنما مولانا مظہر الحق صاحب کا انتقال ہوگیا یعنی ہندو مسلم اتحاد کی وہ شمع گل ہوگئی، پورا ہندوستان اور خاص کر پورا بہار ماتم سرا بن گیا۔ ایسے میں سرفروشان وطن شخصیت کی پیروی کر کے ہم اپنی عزت، حرمت اور وطن کی آزادی کی حفاظت کر سکتے ہیں۔

(سید اسمٰعیل حسنین نقوی)

1 سوچیے اور جواب دیجیے:

۱- قومی رہنماؤں کی سوانح عمری (زندگی کے حالات) پڑھنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

۲- مولانا مظہر الحق صاحب کی مختصر سوانح حیات آسان اردو میں لکھیے

۳- ''آشیانہ'' سے متعلق اپنی واقفیت کا اظہار کیجیے۔

۴- مولانا مظہر الحق صاحب کے کیے گئے کاموں کی فہرست بنایئے

۵- ''آشیانہ'' میں کون کون سے قومی رہنما آیا کرتے تھے

S.S.A. 2015-16(FREE)

2. نیچے لکھے لفظوں کے معنی بتائیے:

راغب، فخر، بیداری، وقف، سرپرستی، مطالعہ، صداقت
مالامال، والہانہ، آشرم، آشیانہ، حرمت، اتحاد

3. نیچے لکھے ہوئے لفظوں سے جملے بنائیے:

داخلہ، اوسط، شرافت، ایثار، عظیم آباد، امتیاز، انجمن، ملبوس، میزبانی، گھر آنگن

4. ہندوستان کی آزادی پر دس سطریں لکھیے۔

5. خوش خط لکھیے:

اردو زبان

اردو زباں ہماری — دنیا میں سب سے پیاری
پڑھنے میں بھی ہے آساں — لکھنے میں بھی ہے آساں
میٹھی زبان ہے یہ — کیا خوش بیان ہے یہ
سب اس کو چاہتے ہیں — عظمت کو مانتے ہیں
ایسے حروف ان کے — جن سے حروف مہکے
شاعر نے اس کو چاہا — اوروں نے بھی سراہا
دامن میں اس کے الفت — ہے اپنی شان و شوکت

(ماخوذ)

چوہے کی مزدوری

بہت پہلے کی بات ہے۔ اس وقت دھان نہیں پایا جاتا تھا۔ سب سے پہلے آدمی نے دھان کا پودا ایک تالاب کے بیچ میں دیکھا۔ دھان کی بالیاں جھوم جھوم کر جیسے آدمی کو بلا رہی تھیں۔ لیکن گہرے پانی کی وجہ سے دھان تک پہنچنا مشکل تھا۔ وہ شخص ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ وہیں پر ایک چوہا دکھائی دیا۔ انھوں نے چوہے کو پاس بلایا اور کہا ''چوہا بھائی! تالاب کے بیچ میں دھان کی اُن پیاری بالیوں کو دیکھو، وہ جھوم جھوم کر مجھے بلا رہی ہیں لیکن پانی گہرا ہے۔ اگر تم انھیں ہمارے لیے لا دو تو ہم تمھیں اس کی مزدوری دیں گے۔

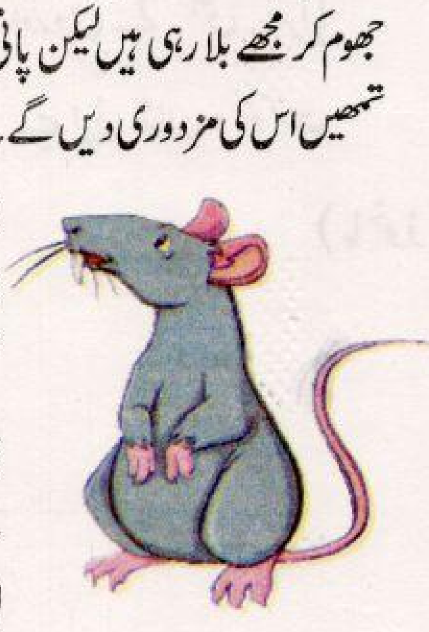

چوہے کو بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا وہ سر سر تیرتا ہوا گیا اور بالیوں کو دانتوں سے کتر کتر کر کنارے پر لانے لگا۔ تھوڑی دیر میں کنارے پر دھان کی بالیوں کا ڈھیر لگ گیا۔ تب آدمی نے خوش ہو کر کہا چوہا بھائی! تم اس میں سے اپنی مزدوری کا حصہ خود لے لو۔

چوہے نے کہا: بھائی میرے! میں ٹھہرا چھوٹی جان۔ میرا سر بھی چھوٹا ہے۔ اپنا

حصہ اس چھوٹے سے سر پر ڈھو کر کیسے لے جاؤں گا۔ اس لیے اچھا تو یہ ہوگا کہ تم یہ پورا دھان اپنے گھر لے جاؤ اور میں تمھارے گھر پر ہی آ کر اپنے حصے کا تھوڑا دھان کھا لیا کروں گا۔

آدمی نے ایسا ہی کیا اور تبھی سے چوہا آدمی کے گھر دھان کھاتا چلا آ رہا ہے۔

☆☆☆

پڑھیے اور سمجھیے:

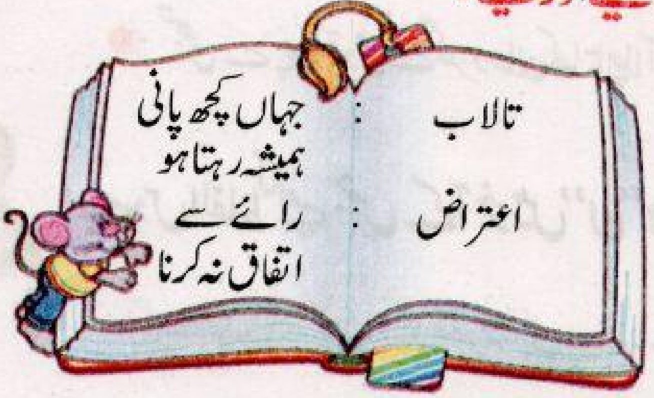

مشق

سوچیے اور جواب دیجیے:

- سب سے پہلے آدمی نے دھان کہاں دیکھا؟
- دھان کو تالاب کے کنارے کون لایا؟
- چوہے نے مزدوری کیوں نہیں لی؟
- کھیتوں میں دھان کے علاوہ اور کون کون سی فصل ہوتی ہے؟

فعل کی پہچان کیجیے اور اس پر دائرہ بنائیے:

- دھان کی بالیاں جھوم جھوم کر جیسے آدمی کو بلا رہی تھیں۔
- اگر تم انھیں ہمارے لیے لادو تو ہم اس کی مزدوری دے دیں گے۔
- چوہے کو بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا؟۔ وہ سر سر تیر گیا۔
- میں تمھارے گھر پر ہی آکر اپنے حصے کا تھوڑا سا دھان کھا لیا کروں گا۔
- تبھی سے چوہا آدمی کے گھر دھان کھاتا چلا آرہا ہے۔

ایسے دس الفاظ لکھیے جس کے آخر میں ''ن'' ہو۔ جیسے دھان۔

....

....

چوہے پر پانچ جملے لکھیے۔

....

....

....

....

S.S.A. 2015-16(FREE)

ایسے الفاظ بنائیے جس میں ''چ'' کو مختلف انداز سے لکھتے ہیں۔

مثال: شروع میں	بیچ میں	آخر میں
چوہا	پہنچنا	پیچ
....	....	....
....	....	....
....	....	....
....	....	....
....	....	....

سبق : ۱۶

کمپیوٹر

آج اسکول میں پرنسپل صاحب نے یہ خوش خبری دی۔ ”آپ کے لیے ایک نیا کمرہ تیار کیا گیا ہے۔ اب آپ کو ایک نئے انداز سے پڑھنے کا موقع ملے گا۔ آپ جانتے ہیں یہ نیا کمرہ کس لیے تیار کیا گیا ہے؟“ بچوں نے ایک آواز ہو کر کہا ”کمپیوٹر کے لیے“۔

اس کے بعد بچے اپنی اپنی کلاسوں میں چلے گئے۔ سبھی کو کمپیوٹر روم میں جانے کا بڑا شوق اور انتظار تھا۔ آج ہر کلاس کے بچے باری باری کلاس ٹیچر کے ساتھ اس کمرے میں گئے۔ حنا بھی اپنی میڈم کے ساتھ اس کمرے میں گئی۔ کمرے کے باہر لکھا تھا۔ ”کمپیوٹر لیب“ اور یہ بھی لکھا تھا ”جوتے باہر ہی اتاریے“ بچوں نے اپنے اپنے جوتے اتارے اور کمرے میں داخل ہو گئے۔ بچوں کو دیکھ کر کمپیوٹر کی میڈم بہت خوش ہوئیں۔ انہوں نے پوچھا آپ جانتے ہیں کمپیوٹر لیب کیا ہے؟“ حنا نے کہا ”میڈم میں بتاتی ہوں۔ وہ کمرہ جہاں کمپیوٹر رکھے جاتے ہیں۔“ میڈم نے کہا ”بالکل ٹھیک“۔ بچوں! ہمارے دماغ کی طرح کمپیوٹر کا بھی اپنا دماغ ہوتا ہے۔ اسے سی پی یو (C.P.U.) کہتے ہیں۔ کمپیوٹر کے چار حصے ہوتے ہیں۔

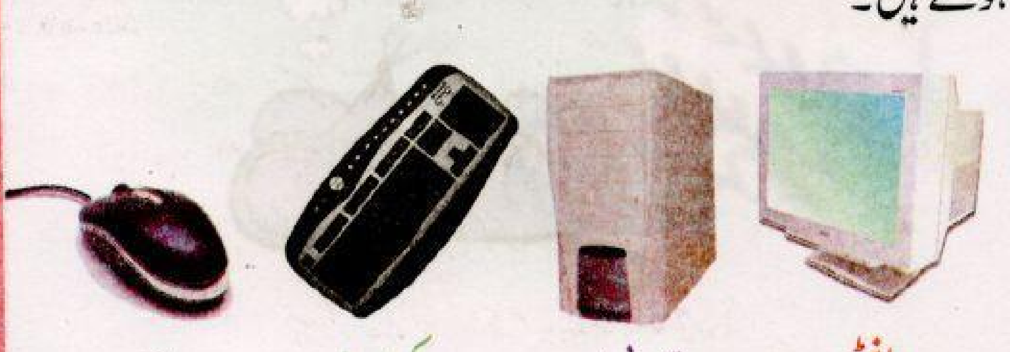

مانیٹر   سی پی یو   کی بورڈ   ماؤس

یہ چاروں حصے مل کر کمپیوٹر کہلاتے ہیں۔ کمپیوٹر خود کچھ نہیں کر سکتا جب تک کہ اس میں معلومات داخل نہ کی جائیں۔

کمپیوٹر سے بہت سے کام لیے جا سکتے ہیں۔ اس کی مدد سے اردو، ہندی، انگریزی، حساب، سائنس اور سماجی علوم جیسے تمام مضامین پڑھ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ کمپیوٹر کے ذریعے آپ بہت سے کھیل بھی کھیل سکتے ہیں اور دنیا بھر کی معلومات بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

کمپیوٹر لیب میں جا کر اور کمپیوٹر کے بارے میں جان کر بچے بہت خوش ہوئے۔

مشق

پڑھیے اور سمجھیے۔

خوش خبری : اچھی خبر

انداز : ڈھنگ، طریقہ

علوم : بہت سے علم

ان سوالوں کے جواب دیجیے۔

- پرنسپل صاحب نے کیا خوش خبری دی؟
- کمپیوٹر لیب کے باہر کیا لکھا تھا؟
- کمپیوٹر کے دماغ کو کیا کہتے ہیں؟
- کمپیوٹر سے کیا کیا کام لیے جاتے ہیں؟
- کمپیوٹر کے بارے میں جان کر بچے کیوں کوش ہوئے؟

خالی جگہوں میں مناسب لفظ لکھیے۔

معلومات   کمپیوٹر روم   خوش   چار   کھیل

- سبھی کو .... میں جانے کا بڑا شوق اور انتظار تھا۔
- کمپیوٹر کے .... حصے ہوتے ہیں۔
- کمپیوٹر خود کچھ نہیں کر سکتا جب تک کہ اس میں ...... داخل نہ کی جائیں۔
- کمپیوٹر کے ذریعے آپ بہت سے .... بھی کھیل سکتے ہیں۔

نیچے دی ہوئی تصویروں کے نام لکھیے۔

....

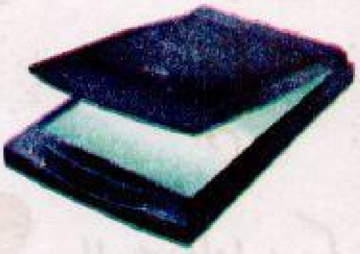

....

....

....

سبق میں لفظ 'خوش خبری' آیا ہے۔ اس کے معنی ہیں اچھی خبر، اسی طرح نیچے دیے ہوئے لفظوں سے پہلے 'خوش' لگا کر لفظ بنائیے۔

............دلی	............مزاجی
............حالی	............قسمتی

آپ نے سبق میں پڑھا ہے 'نیا کمرہ' اسی طرح لفظ 'نیا' لگا کر کچھ چیزوں کے نام لکھیے۔

....

....

....

....

سبق میں لفظ 'پرنسپل صاحب' آیا ہے۔ اسی طرح نیچے دیے ہوئے لفظوں کے آگے 'صاحب' لگا کر لکھیے۔

والد............ بھائی............ ڈاکٹر............ ماسٹر............

خوش خط لکھیے۔

پرنسپل	کمپیوٹر	انتظار	معلومات	مضمون
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....
....	....	....	....	....

سبق : ۱۸

اُٹھ باندھ کمر کیوں ڈرتا ہے؟

جو عمر کو مفت گنوائے گا
وہ آخر کو پچھتائے گا
کچھ بیٹھے ہاتھ نہ آئے گا
جو ڈھونڈے گا وہ پائے گا
تو کب تک دیر لگائے گا
یہ وقت بھی آخر جائے گا

اٹھ، باندھ کمر کیوں ڈرتا ہے؟
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

جو موقع پا کر کھوئے گا
وہ اشکوں سے منہ دُھوئے گا
جو سوئے گا وہ کھوئے گا
اور کاٹے گا، جو بوئے گا
تو غافل کب تک سوئے گا
جو نا ہے وہ ہووے گا

اٹھ، باندھ کمر کیوں ڈرتا ہے؟
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

یہ دنیا آخر فانی ہے
اور جان بھی اک دن جانی ہے
پھر تجھ کو کیوں حیرانی ہے
کر ڈال جو دل میں ٹھانی ہے
جو ہمت کی جو لانی ہے
تو پتھر بھی پھر پانی ہے

اٹھ، باندھ کمر کیوں ڈرتا ہے؟
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

(محمد فاروق دیوانہ)

S.S.A. 2015-16(FREE)

پڑھیے اور سمجھیے:

گنوانہ : کھو دینا

اشکوں : (اشک کی جمع) آنسو

فانی : ختم ہو جانے والا

جولانی : تیزی، دوڑ

مشق

سوچیے اور جواب دیجیے:

کچھ بیٹھے ہاتھ نہ آئے گا جو ڈھونڈے گا وہ پائے گا

- شاعر بچوں میں کون سی اچھی عادت پیدا کرنا چاہتا ہے؟ اس سے کیا فائدہ ہوگا؟
- جب ہمت کی جولانی ہے تو پتھر بھی پھر پانی ہے

  اوپر لکھے شعر میں شاعر نے کس خوبی کو بیان کیا ہے؟

  اس خوبی کے پیدا ہونے سے کون سا مشکل کام آسان ہو سکتا ہے؟
- اس نظم میں کون کون سی اچھی عادتیں بتائی گئی ہیں۔

مصرعوں کو مکمل کیجیے۔

اور کاٹے گا.......... گا

تو غافل کب.......... گا

تو کب تک.......... گا

یہ دنیا.......... ہے

تو پتھر بھی.......... ہے

ایسے دس الفاظ لکھیے جن کے آخر میں ’’ہو‘‘

....

....

گنوائے گا سے ملتا جلتا دس لفظ لکھیے۔

....

....

آپ پڑھ لکھ کر کیا کریں گے؟ لکھیے۔

....

....

....

....

....

اس نظم کا دوسرا بند بلند آواز سے درجہ میں سنائیے۔

S.S.A. 2015-16(FREE)

ترانۂ ہندی

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

غربت میں ہوں اگر ہم رہتا ہے دل وطن میں
سمجھو وہیں ہمیں بھی دل ہو جہاں ہمارا

پربت وہ سب سے اونچا ہمسایہ آسماں کا
وہ سنتری ہمارا وہ پاسباں ہمارا

گودی میں کھیلتی ہیں اس کی ہزاروں ندیاں
گلشن ہے جن کے دَم سے رشکِ جناں ہمارا

اے آب رودِ گنگا! وہ دن ہے یاد تجھ کو؟
اُترا ترے کنارے جب کارواں ہمارا

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا

(اقبالؔ)

وندے ماترم

سُجلام سُفلام مَل یَجَ شیتلام،
شسیئے-شیام لام مَاتَرم
وَ ندے مَاتَرم !!
شُوبھر-جیوتسنا-پُلکِت-یامینیم،
پُھلّ-کوسُومِت-دُرم دَل-شُوبھینیم
سُوہاسنیم، سومدھُر بھاشینیم،
سُوکھدَام، وَردام، مَاتَرم !!
وَ ندے مَاتَرم !!

GULSHAN-E-URDU
Class-III

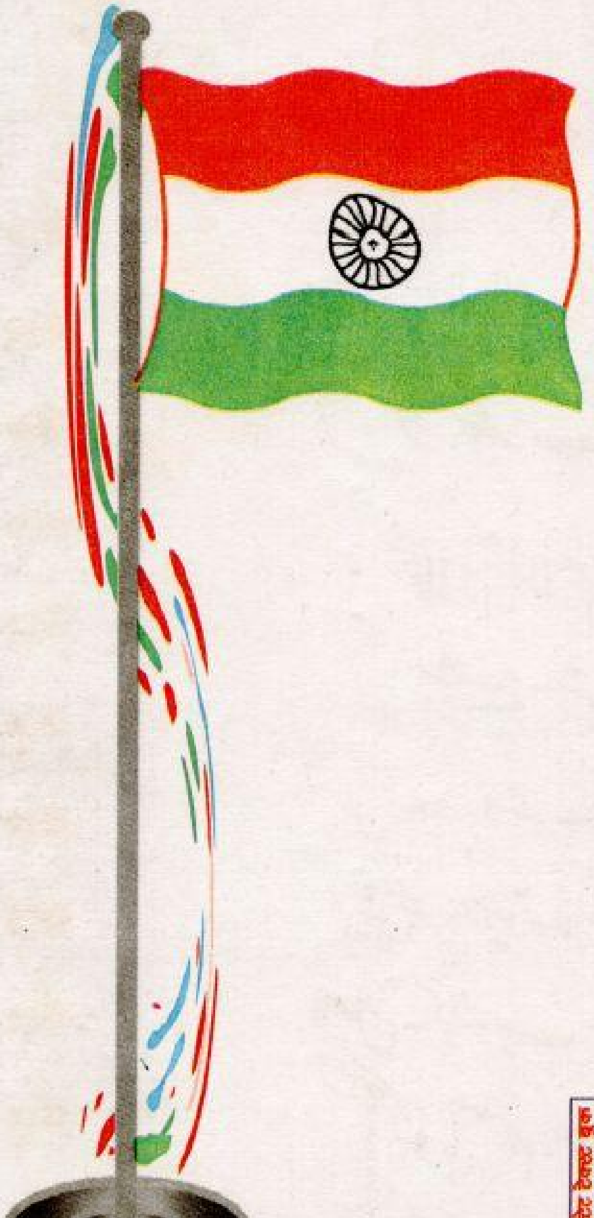

قومی ترانہ

جَن گَن مَن اَدھینا یک جیہ ہے
بھارت بھاگیہ وِدھاتا !
پنجاب سندھ گجرات مراٹھا
دراوڑ اُتکل بنگ !
وِندھیہ ہماچل یمنا گنگا
اُچھل جل دھی ترنگ !
تو شبھ نامے جاگے،
تو شبھ آشش ماگے،
گاہے توجے گاتھا !
جَن گَن منگل دایک جیہ ہے
بھارت بھاگیہ وِدھاتا !
جیہ ہے، جیہ ہے، جیہ ہے،
جیہ جیہ جیہ، جیہ ہے !

शैक्षिक सत्र-2015-16 | गुलशन-ए-उर्दू भाग-3 वर्ग-3 (उर्दू) | नि:शुल्क वितरण हेतु

बिहार स्टेट टेक्स्ट बुक पब्लिशिंग कॉरपोरेशन लिमिटेड, पटना

मुद्रक : राकेश प्रिंटिंग प्रेस, पटना-4